بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 15

شرح چندہ
سالانہ 800 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

12 رمضان 1443 ہجری قمری • 14 شہادت 1401 ہجری شمسی • 14 اپریل 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الۡخَيۡطُ الۡاَبۡيَضُ مِنَ الۡخَيۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ‌ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيۡلِ

(سورۃ البقرہ:188)

ترجمہ: کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ فجر (کے ظہور) کی وجہ سے (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے تمہارے لئے ممتاز ہو جائے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 اپریل 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے، اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے، جس کا اختیار ہو نہ رکھے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

رمضان کی حقیقت

رَمَض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کیلئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا، اس لئے رمضان کہلایا، میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کیلئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارتِ دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 194، مطبوعہ 2018ء قادیان)

سفر میں روزہ

آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ سفر کیلئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ: ’’قرآن سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ (البقرۃ:185) یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے، جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں، اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے، تو کوئی حرج نہیں، مگر عِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔‘‘

’’اس پر مولوی نور الدین صاحبؓ نے فرمایا کہ ’’یوں بھی تو انسان کو مہینے میں کچھ روزے رکھنے چاہئیں۔‘‘

ہم اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ ایک موقع پر حضرت اقدسؑ نے بھی فرمایا تھا کہ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 266، مطبوعہ 2018ء قادیان)

روزہ اس چیز کا نام نہیں کہ کوئی شخص اپنا منہ بند رکھے اور سارا دن نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے، بلکہ اُسے ہر روحانی نقصان دہ اور ضرر رساں چیز سے بھی بچایا جائے نہ جھوٹ بولا جائے نہ گالیاں دی جائیں نہ غیبت کی جائے، نہ جھگڑا کیا جائے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ میں ایک اور فائدہ یہ بتایا کہ روزہ رکھنے والا برائیوں اور بدیوں سے بچ جاتا ہے اور یہ غرض اس طرح پوری ہوتی ہے کہ دنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر تیز ہو جاتی ہے اور وہ ان عیوب کو دیکھ لیتا ہے جو اسے پہلے نظر نہ آتے تھے۔ اسی طرح گناہوں سے انسان اس طرح بھی بچ جاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے روزہ اس چیز کا نام نہیں کہ کوئی شخص اپنا منہ بند رکھے اور سارا دن نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ مونہہ کو کھانے پینے سے ہی نہ روکا جائے بلکہ اُسے ہر روحانی نقصان دہ اور ضرر رساں چیز سے بھی بچایا جائے نہ جھوٹ بولا جائے نہ گالیاں دی جائیں نہ غیبت کی جائے۔ نہ جھگڑا کیا جائے۔ اب دیکھو زبان پر قابو رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کیلئے ہے لیکن روزہ دار خاص طور پر اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کوئی شخص ایک مہینہ تک اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے تو یہ امر باقی گیارہ مہینوں میں بھی اس کیلئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے اور اس طرح روزہ اُسے ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچا لیتا ہے۔

پھر لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ میں روزوں کا ایک اور فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تقویٰ پر ثباتِ قدم حاصل ہوتا ہے اور انسان کو روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ روزوں کے نتیجہ میں صرف امراء ہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتے بلکہ غرباء بھی اپنے اندر ایک نیا روحانی انقلاب محسوس کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے وصال سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ غرباء بیچارے سارا سال تنگی سے گذارہ کرتے ہیں اور بعض دفعہ انہیں کئی کئی فاقے بھی آجاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رمضان کے ذریعہ انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ ان فاقوں سے بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کیلئے فاقوں کا اتنا بڑا ثواب ہے کہ حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلصَّوۡمُ لِیۡ وَاَنَا اُجۡزٰی بِہٖ۔ یعنی ساری نیکیوں کے فوائد اور ثواب الگ الگ ہیں لیکن روزہ کی جزاء خود میری ذات ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ملنے کے بعد انسان کو اور کیا چاہیے۔ غرض روزوں کے ذریعہ غرباء کو یہ نکتہ بتایا گیا ہے کہ ان تنگیوں پر بھی اگر وہ بے صبر اور ناشکرے نہ ہوں اور حرف شکایت زبان پر نہ لائیں جیسا کہ بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے کیا دیا ہے کہ نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں تو یہی فاقے ان کیلئے نیکیاں بن جائیں گی اور ان کا بدلہ خود خدا تعالیٰ ہو جائیگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے روزوں کو غرباء کیلئے تسکین کا موجب بنایا ہے تا کہ وہ مایوس نہ ہوں اور یہ نہ کہیں کہ ہماری فقر و فاقہ کی زندگی کس کام کی۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ میں انہیں یہ گر بتایا ہے کہ اگر وہ اس فقر و فاقہ کی زندگی کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزاریں تو یہی انہیں خدا تعالیٰ سے ملا سکتی ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد 2، صفحہ 377، ایڈیشن 2010ء قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اذان سے قریب وقت میں سحری کھانا

(1920) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا تھا تو پھر مجھے جلدی ہوتی کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پاؤں۔

سحری اور فجر کی نماز میں کس قدر وقفہ ہو؟

(1921) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے سحری کھائی۔ پھر آپؐ نماز کیلئے کھڑے ہوئے۔ (قتادہ کہتے تھے) مَیں نے پوچھا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ ہوتا؟ تو انہوں نے کہا: بقدر پچاس آیتوں کے۔

سحری کھانے کی تاکید

(1922) حضرت عبد اللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے کے بغیر روزے رکھے تو لوگوں نے بھی بغیر سحری کھائے روزے رکھے اور یہ اُن پر شاق گذرا تو آپؐ نے انہیں منع کیا۔ انہوں نے کہا: آپؐ تو بغیر سحری کھائے روزے رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: مَیں تمہاری طرح نہیں۔ مجھے برابر کھلایا بھی جاتا ہے اور پلایا بھی جاتا ہے۔

(صحیح بخاری، جلد 3، کتاب الصوم، مطبوعہ 2008ء قادیان)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ برازیل 2021
مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء
طلباء جامعہ احمدیہ قادیان کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
نماز جنازہ حاضر وغائب
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال وجواب
وصایا | اعلانات
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی الْعَالَمِ ❁ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

ثناء اللہ پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کریں اور ہر پیشگوئی پر ایک سَو روپیہ کا انعام لیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ”اعجازِ احمدی ضمیمہ نزول المسیح“ رُوحانی خزائن جلد 19 سے پیش کررہے ہیں۔ مُدّ ضلع امرتسر میں ایک گاؤں ہے جہاں 29-30/اکتوبر 1902 کو احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین ایک مباحثہ ہوا تھا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ثناء اللہ امرتسری مناظر تھے جبکہ احمدیوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحب اور مولوی عبداللہ کشمیری صاحب کو بطور مناظر قادیان سے مُدّ روانہ فرمایا۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مناظرہ میں بہت جھوٹ اور خیانت سے کام لیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی پیشگوئی بھی سچی نہیں نکلی۔ نیز یہ بھی کہا کہ مَیں مرزا صاحب کی کتاب اعجاز المسیح جیسی ہی کتاب فصیح و بلیغ عربی میں لکھ سکتا ہوں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ کی اس ہرزہ سرائی پر کہ آپؑ کی ساری پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں، اُنہیں چیلنج دیا کہ وہ آپؑ کی پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کریں اور ہر پیشگوئی پر ایک ایک سو روپیہ انعام لیتے جائیں۔ اور مولوی ثناء اللہ کی اس بیہودہ گوئی پر کہ وہ اعجاز المسیح جیسی کتاب لکھ سکتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُنہیں چیلنج دیا کہ مَیں ایک قصیدہ عربی فصیح و بلیغ میں لکھوں گا اگر وہ اس کی مانند قصیدہ مقررہ میعاد کے اندر لکھ کر شائع کردیں تو آپؑ اُنہیں دس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ دس ہزار روپے کے انعامی چیلنج کا ذکر ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں کریں گے۔ اس شمارہ میں ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّل الذکر چیلنج کا ذکر کریں گے جس میں آپؑ نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو چیلنج دیا کہ اگر وہ میری پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کردیں تو، جس قدر پیشگوئیوں کو وہ جھوٹا ثابت کرتے جائیں گے ہر پیشگوئی کے عوض میں ایک ایک سو روپیہ انعام اُنہیں ملتا جائے گا۔

کتاب اعجازِ احمدی لکھنے کی وجہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اِس مضمون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ موضع مُدّ ضلع امرتسر میں باصرار منشی محمد یوسف صاحب کے میرے دو مخلص دوست ایک مباحثہ میں گئے۔ ہماری طرف سے مولوی محمد سرور صاحب مقرر ہوئے اور فریق ثانی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو امرتسر سے طلب کرلیا۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس بحث میں خیانت اور جھوٹ سے کام نہ لیتے تو اِس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف نے میری پیشگوئیوں کی تکذیب میں دروغ گوئی کو اپنا ایک فرض سمجھ لیا اس لئے خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ ”تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد“۔ (اعجازِ احمدی ضمیمہ نزول المسیح، رُوحانی خزائن جلد 19 صفحہ 107)

ثناء اللہ کو ایسا اعتراض نہیں کرنا چاہئے تھا جس میں دوسرے نبی بھی شریک ہوتے ہیں انہیں دُور بیٹھ کر اعتراض کرنیکی بجائے قادیان آکر اپنا شبہ پیش کرنا چاہئے تھا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس طرح کے اعتراضات ثناء اللہ نے مجھ پر کئے ہیں اس طرح کے اعتراضات یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کرتے ہیں اور عیسائی ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا :

اگر اُن کے دِل میں تقویٰ ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نہ کرتے جن میں دوسرے نبی شریک غالب ہیں اور پھر تعجب یہ کہ ہزارہا پیشگوئیوں پر جو عین صفائی سے پوری ہوگئیں نظر نہیں ڈالتے اور اگر کوئی ایک پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجھ میں نہ آوے تو بار بار اس کو پیش کرتے ہیں کیا یہ ایمانداری ہے؟ اگر ان کو طلب حق ہوتی تو اُن کیلئے طریقہ تصفیہ آسان تھا کہ وہ خود قادیان میں آتے اور مَیں اُنکی آمد و رفت کا خرچ بھی دے دیتا اور بطور مہمانوں کے اُن کو رکھتا تب وہ دِل کھول کر اپنی تسلی کرلیتے۔ دُور بیٹھے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے اور کیا اس کا سبب ہوسکتا ہے۔ (ایضاً صفحہ 112)

یہ علماء کس طرح جھوٹ اور خیانت سے کام لیتے ہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

آتھم عیسائی کے ذکر کیوقت شرط کا نام نہیں لیتے اور اسکا پیشگوئی کے مطابق مَرجانا اور داخل قبر ہوجانا جو پہلے سے بیان کیا گیا تھا زبان پر نہیں لاتے اور جن واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ آتھم نے آنحضرت صلعم کو دجّال کہنے سے رجوع کیا اُن واقعات کا نام نہیں لیتے۔ کیا مجال کہ اُن واقعات کی طرف اشارہ بھی کریں سب کھا جاتے ہیں اور جب احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہیں تو ہرگز لوگوں کو نہیں بتلاتے کہ ایک حصّہ اس پیشگوئی کا میعاد کے اندر پورا ہوچکا ہے یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مرگیا اور دوسرا حصّہ قابلِ انتظار ہے اور یہ بھی نہیں بتلاتے کہ پیشگوئی وعید کے متعلق اور نیز شرطی تھی جیسا کہ الہام توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبك سے ظاہر ہوتا ہے جو کئی دفعہ شائع ہوچکا تھا۔

روباہ بازی میں ان لوگوں نے یہودیوں کے بھی کان کاٹ ڈالے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

یہودیوں کی طرح اصل صورتِ حال کو مسخ کرکے ایسے طور سے تقریر کرتے ہیں جس سے جاہلوں کے دِلوں میں شبہات ڈال دیں بلکہ ان لوگوں نے تو یہودیوں کے بھی کان کاٹے کیونکہ یہ لوگ تو بات بات میں افترا سے کام لیتے ہیں جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے موضع مُدّ کی بحث میں یہی کارروائی کی اور دھوکا دیکر کہا کہ دیکھو اس شخص نے اپنی ایک پیشگوئی میں لکھا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی اور بعد میں لڑکا پیدا ہوکر مرگیا اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

(ایضاً صفحہ 116)

ایسے اعتراض یا تو دیوانہ کرتا ہے اور یا نہایت درجہ کا خبیث انسان جسکو خدا کا خوف نہیں

مندرجہ بالا اعتراض کا جواب دیتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں جس کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز یہ الہام نہیں کیا تھا کہ پہلے حمل میں ہی وہ لڑکا پیدا ہوگا، یا دوسرے حمل میں، بلکہ ایک میعاد مقرر تھی کہ اس عرصہ میں پیدا ہوگا خواہ حمل کوئی سا ہو۔ آپؑ فرماتے ہیں :

اب ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ اگر تمہارے بیان میں کوئی بے ایمانی اور جھوٹ نہیں تو تم وہ الہام شائع کردہ پیش کرو جس میں خدا خبر دیتا ہو کہ ضرور اب کے دفعہ لڑکا پیدا ہوگا یا یہ خبر دیتا ہو کہ لڑکی کے بعد پیدا ہونے والا وہی موعود لڑکا ہے نہ اور کوئی۔ اگر ہم نے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی ہے تو ہمارا خیال کیا چیز ہے جب تک کھلی کھلی وحی الٰہی نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے خیال سے یہ گمان کیا تھا کہ یمامہ کی طرف میری ہجرت ہوگی مگر وہ خیال صحیح نہ نکلا اور آخر مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی۔ اور اگر پیشگوئی میں یہ ضرور تھا کہ پہلے حمل سے ہی وہ لڑکا پیدا ہوگا تو وحی الٰہی میں یہ الفاظ ہونے چاہئے تھے مگر کیا کوئی دکھلا سکتا ہے کہ وحی میں کوئی ایسا لفظ تھا۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بنی اسرائیل کے کئی نبیوں نے پیشگوئیاں کی تھیں کہ وہ پیدا ہوگا مگر بہت سے نبیوں کے آنے کے بعد سب کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اب کیا کوئی اعتراض کرسکتا ہے کہ ان نبیوں کی پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ کے بعد پورے دو ہزار برس گزرنے کے بعد پیدا ہوئے حالانکہ توریت کی پیشگوئی کی رُو سے یہودی خیال کرتے تھے کہ وہ نبی جلد پیدا ہوجائے گا اور ایسا نہ ہوا بلکہ درمیان میں کئی نبی آئے۔ پس ایسے اعتراض یا تو دیوانہ کرتا ہے اور یا نہایت درجہ کا خبیث انسان جس کو خدا کا خوف نہیں۔

اگر یہ سچے ہیں تو قادیان میں آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹی تو ثابت کریں اور ہر ایک پیشگوئی کیلئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

یہی باتیں مولوی ثناء اللہ نے مقام مُدّ کے مباحثہ میں پیش کی تھیں۔ اِن باتوں سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہاں تک ان مولوی صاحبوں کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ وہ جوشِ تعصّب سے منہاجِ نبوت کو اور اُس معیار کو جو نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر ہے پیشِ نظر نہیں رکھتے اور ہر ایک اعتراض ان کا سراسر جھوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے۔ اگر یہ سچے ہیں تو قادیان میں آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹی تو ثابت کریں اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ۔ لیکن اس تفتیش کے وقت منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب کے لئے ٹھہراویں۔ میں یقینا کہتا ہوں کہ اگر میرے معجزات اور پیشگوئیاں اُن کے نزدیک صحیح نہیں تو اُن کو تمام انبیاء علیہم السلام سے انکار کرنا پڑے گا۔ اور آخر ان کی موت کفر پر ہوگی۔

انبار در انبار انکے دامن میں جھوٹ کی نجاست ہے عیسائیوں اور یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔ انبار در انبار اُن کے دامن میں جھوٹ کی نجاست ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں۔ عیسائی کہا کرتے تھے کہ اگر آنحضرتؐ کے لئے قرآن شریف میں فتح کی پیشگوئی کی گئی تھی تو آپ نے جنگیں کیوں کیں اور دشمنوں کو حیلوں تدبیروں سے قتل کیوں کیا۔ آج اِسی قسم کے اعتراض یہ لوگ پیش کررہے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ احمد بیگ کی لڑکی کے لئے ان کے تالیف قلوب کے لئے حیلوں سے کیوں کوشش کی گئی اور کیوں احمد بیگ کی طرف ایسے خط لکھے گئے مگر افسوس کہ یہ دونوں یعنی عیسائی اور یہ نئے یہود یہ نہیں سمجھتے کہ پیشگوئیوں میں جائز کوشش کو حرام نہیں کہا گیا۔ جس شخص کو خدا یہ خبر دے کہ فلاں بیمار اچھا ہو

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’یادرکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا،لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے،اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے،تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب نصرت آتی ہے تو کوئی شخص اسے روک نہیں سکتا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مبارکہ سے حضرت مصلح موعودؓ کے بیان فرمودہ بعض ایمان افروز واقعات

جہاں یہ واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی بیان کرتے ہیں وہاں ہمیں اپنی اصلاح اور اپنے ایمان میں مضبوطی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں

اگر ان کو سن کر ہمیں اپنی اصلاح اور بہتری کی طرف توجہ نہیں ہوتی تو انہیں سننے کا کوئی فائدہ نہیں

مومنوں کیلئے ابتلاؤں کا آنا بھی مقدر ہوتا ہے سو اگر صبر سے کام لوگے اور دعائیں کروگے تو اللہ تعالیٰ ان ابتلاؤں کو دور کردے گا

کُردی زبان میں پہلی احمدیہ ویب سائٹ کے اجراء کا اعلان

دنیا کے حالات کے بارے میں دعاؤں کی تحریک اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے اور انسانوں کو عقل دے اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے ہوں

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/مارچ 2022ء بمطابق 25/امان 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

دو دن پہلے 23/مارچ کا دن تھا۔ یہ دن جماعت میں یومِ مسیح موعود کے دن سے پہچانا جاتا ہے۔اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی بیعت لی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دن کے حوالے سے جماعت میں جلسے بھی منعقد کیے جاتے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور زمانے کے لحاظ سے آپؑ کے آنے کی ضرورت ،آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے بارے میں پیشگوئیاں،آپ کی سیرت کے مختلف پہلو وغیرہ بیان کیے جاتے ہیں۔ زمانے کی ضرورت کے لحاظ سے اپنی بعثت کی اہمیت کا ایک موقع پر آپؑ نے یوں ذکر فرمایا کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور اپنے دین (یعنی دین اسلام) اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت دکھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا ہے تا کہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اگر زمانے میں ایسا فتنہ وفساد نہ ہوتا اور دین کے محو کرنے کیلئے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں تو چنداں حرج نہ تھا۔ پھر ضرورت کوئی نہیں تھی کسی کے بھیجنے کی۔لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف، یمین و یسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں۔ ہر طرف دائیں بائیں جہاں دیکھو یہی ہے کہ اسلام کو کس طرح ختم کیا جائے۔

اُس وقت بھی یہ حال تھا، یہی کوشش ہو رہی تھی جب آپؑ نے دعویٰ فرمایا اور اب بھی یہی حال ہے لیکن مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔

بہرحال آپؑ فرماتے ہیں کہ براہین احمدیہ میں بھی مَیں نے ذکر کیا ہے کہ اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر شائع کی گئی ہیں۔ عجیب بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد بھی چھ کروڑ۔ یعنی اس وقت جب آپؑ نے یہ فرمایا اس وقت مسلمانوں کی تعداد چھ کروڑ تھی اور اسلام کے خلاف کتابوں کا شمار بھی اسی قدر۔ اگر اس زیادتی کو جو اَب تک ان تصنیفات میں ہوئی ہے چھوڑ بھی دیا جائے تو بھی ہمارے مخالف ایک ایک کتاب پاک و ہند کے ہر ایک مسلمان کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا اور اس کا نام ونشان تک مٹ جاتا۔ مگر نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 73)

آپؑ نے اپنے دعوے کے بعد یہ بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت آپ کے ساتھ ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ کی قرآن کریم میں بیان کردہ پیشگوئیاں آپ کے حق میں پوری ہو رہی ہیں۔ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اپنے مہدی اور مسیح کے حق میں پوری ہو رہی ہیں۔ یہ باتیں جیسا کہ میں نے کہا مختلف جلسے ہوتے ہیں ان جلسوں میں بھی سن رہے ہوں گے ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آتے ہیں اس پر بھی سن رہے ہوں گے اور اس کی وضاحت ہو رہی ہوگی تو سننے والوں کو سننا چاہیے۔

اس وقت مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان فرمودہ بعض باتیں بیان کروں گا۔ یہ وہ واقعات ہیں یا وہ باتیں ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ نے دیکھے یا براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنے یا بعض روایت بیان کرنے والوں نے آپؓ کو سنائے جنہوں نے خود یہ دیکھے تھے اور ان بیان کرنے والوں میں غیر بھی شامل تھے، اپنے بھی شامل تھے۔ جہاں یہ واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی بیان کرتے ہیں وہاں ہمیں اپنی اصلاح اور اپنے ایمان میں مضبوطی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ اگر ان کو سن کر ہمیں اپنی اصلاح اور بہتری کی طرف توجہ نہیں ہوتی تو انہیں سننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لیے اس نظر سے ان باتوں کو ہمیں سننا چاہیے اور اب بھی سنیں تا کہ ہم اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کریں اور انہیں اپنے ایمان میں مضبوطی کا ذریعہ بنائیں۔

انبیاء کے مخالفین کا انبیاء کے متعلق ہمیشہ یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ جو بھی کوئی علم وعرفان کی بات کریں تو یہی کہتے ہیں کہ کوئی دوسرا انہیں سکھاتا ہے حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی قرآن کریم کے بارے میں یہ اعتراض ہے کہ نعوذ باللہ آپؐ کو کوئی سکھاتا تھا حالانکہ یہ وہ کتاب ہے جس کی کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا چیلنج ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے میں ذکر کرتا ہوں کہ جب براہین احمدیہ آپؑ نے تحریر فرمائی اور آپؑ نے شروع میں یہ بیان فرمایا کہ اتنی تعداد میں میں لکھوں گا۔لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ماموریت کا جو مقام عطا فرمایا تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ باتیں اب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہیں، یہ کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور وہ حسبِ حالات جو مضامین سکھاتا رہے گا وہ میں بیان کرتا رہوں گا تو مخالفین نے یہ اعتراض کردیا کہ آپؑ کو کوئی لکھ کر دیتا تھا اور آپؑ بیان کر دیتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس بارے میں ایک تقریر میں بیان فرمایا ہے اس زمانے میں ایک اخبار ہوتا تھا ’زمیندار‘ اور ’احسان‘ ایک دوسرا اخبار تھا یہ مخالف اخبارات یہ بھی لکھتے رہتے ہیں کہ کوئی مولوی چراغ علی صاحب حیدرآبادی تھے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ مضامین لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ جو آپؑ براہین احمدیہ میں شائع کر دیتے تھے۔ اور جب تک ان کی طرف سے مضامین کا سلسلہ جاری رہا آپ علیہ السلام بھی کتاب لکھتے رہے۔ مگر جب انہوں نے مضمون بھیجنے بند کر دیے تو آپؑ کی کتاب بھی ختم ہوگئی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ مولوی چراغ علی صاحب کو کیا ہو گیا۔ لوگ کہتے ہیں ناں وہ لکھ کے دیا کرتے تھے۔ کیا ہو گیا انہیں کہ جو اچھا نکتہ سوجھتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھ کر بھیج دیتے اور اِدھر اُدھر کی معمولی باتیں اپنے پاس رکھتے۔ آخر مولوی چراغ علی صاحب مصنف ہیں۔ براہین احمدیہ کے مقابلہ میں ان کی کتابیں رکھ کر دیکھ لیا جائے۔ ان کی بعض کتابیں ہیں، ان کو براہین احمدیہ کے مقابلے میں رکھ لو کہ آیا کوئی بھی ان میں نسبت ہے؟ کہاں براہین احمدیہ اور کہاں ان کی تصنیف۔ پھر وجہ کیا ہے کہ دوسروں کو تو ایسا مضمون لکھ کر دے سکتے تھے جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی اور جب اپنے نام پر کوئی مضمون شائع کرنا چاہتے تو اس میں وہ بات ہی پیدا نہ ہوتی۔ پس اوّل تو انہیں ضرورت ہی کیا تھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مضمون لکھ لکھ کر بھیجتے۔ اور اگر بھیجتے تو عمدہ چیز اپنے پاس رکھتے اور معمولی چیز دوسرے کو دے دیتے۔ جیسے ذوق کے متعلق، ذوق بھی شاعر ایک گزرے ہیں، ان کے متعلق سب جانتے ہیں کہ وہ ظفر کو، بہادر شاہ ظفر کو نظمیں لکھ لکھ کر دیا کرتے تھے۔ مگر ’’دیوانِ ذوق‘‘ اور ’’دیوانِ ظفر‘‘ آج کل دونوں پائے جاتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر صاف نظر آتا ہے کہ ذوق کے کلام میں جو فصاحت اور بلاغت ہے وہ ظفر کے کلام میں نہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے

کہ اگر وہ ظفر کو کوئی چیز دیتے بھی تھے تو اپنی بچی ہوئی دیتے تھے، اعلیٰ چیز نہیں دیتے تھے۔ حالانکہ بادشاہ ظفر تھا۔ غرض ہر معمولی عقل والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر مولوی چراغ علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مضامین بھیجا کرتے تھے تو انہیں چاہیے تھا کہ معرفت کے عمدہ عمدہ نکتے اپنے پاس رکھتے اور معمولی علم کی باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھ کر دیتے۔ مگر مولوی چراغ علی صاحب کی کتابیں بھی موجود ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں بھی۔ انہیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں رکھ کر دیکھ لو۔ کوئی بھی ان میں نسبت نہیں ہے۔ انہوں نے یعنی مولوی چراغ علی صاحب نے تو اپنی کتابوں میں صرف بائبل کے حوالے جمع کیے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے وہ معارف پیش کیے ہیں جو تیرہ سو سال میں کسی مسلمان کو نہیں سوجھے اور ان معارف اور علوم کا سینکڑواں بلکہ ہزارواں حصہ بھی ان کی کتابوں میں نہیں۔

(ماخوذ از فضائل القرآن (6)، انوار العلوم، جلد 14، صفحہ 350)

پھر اور مولوی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف شور مچاتے ہیں، ان مولویوں اور مخالفین کے شور اور مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ نے ایک جگہ بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا اس وقت آپؑ کی حالت اور آپؑ کے ماننے والوں کی حالت بظاہر بہت کمزور تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''میری پیدائش'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ''دعوے سے پہلے کی ہے اور گو میں نے ابتدا نہیں دیکھی مگر ابتدا کے قرب کا زمانہ دیکھا ہے۔'' یعنی ہوش وحواس میں۔ ''وہ زمانہ بھی کمزوری کا زمانہ تھا'' جماعت کی۔ ''طرح طرح مولوی لوگوں کو جوش دلاتے تھے اور ہر ممکن طریق سے دکھ اور تکالیف پہنچاتے تھے۔''
(خطباتِ محمود، جلد 8، صفحہ 248)

لیکن کوئی روک نہیں پیدا کر سکے۔ جو اللہ تعالیٰ کے کام تھے وہ پورے ہوتے رہے۔

پھر یہ جو مخالفت ہوتی رہی اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا ردّعمل ہوتا تھا حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئی دفعہ سنا ہے کہ لوگ گالیاں دیتے ہیں تب بھی برا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہمیں گالیاں دے کے کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور اگر گالیاں نہ دیں تب بھی ہمیں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ مخالفت کے بغیر جماعت کی ترقی نہیں ہوتی۔ گالیاں دیتے ہیں تو اس مخالفت کی وجہ سے جماعت کا پیغام پہنچتا ہے۔ تو فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ پس ہمیں تو گالیوں میں بھی مزہ آتا ہے۔ اس لیے اعتراضات یا لوگوں کی بدزبانی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

پھر پنجابی میں ایک ضرب المثل بیان کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کرتے تھے کہ ''اونٹ اڑاندے ای لدے جاندے نے'' یعنی اونٹ گو چیختا رہتا ہے مگر مالک اس پر ہاتھ پھیر کے پھر بھی اسباب لاد ہی دیتا ہے۔ اسی طرح لوگ خواہ کچھ کہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نصیحت فرمائی کہ تم نرمی اور محبت سے پیش آتے رہو۔
(ماخوذ از خطباتِ محمود، جلد 15، صفحہ 265)

اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ انہی لوگوں میں سے قبول کرنے والے آجائیں گے۔ اس مخالفت کے حوالے سے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا تو آپؑ کو ماننے والے صرف چند آدمی تھے مگر اس کے بعد آتھم کے ساتھ آپؑ کا مقابلہ ہوا تو لوگوں پر ایک ابتلا آیا اور انہوں نے سمجھا کہ آپؑ کی پیشگوئی اپنے ظاہری الفاظ کے لحاظ سے پوری نہیں ہوئی۔ پھر لیکھرام سے آپؑ کا مقابلہ ہوا تو گو آپؑ کی پیشگوئی نہایت شان سے پوری ہوئی مگر ہندوؤں میں آپؑ کے خلاف جوش پیدا ہو گیا اور انہوں نے آپؑ کی سخت مخالفت شروع کر دی۔ اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے فتووں کا وقت آیا تو جماعت پر ایک ابتلاء آیا۔ پھر ڈاکٹر عبدالحکیم کے ارتداد کا وقت آیا تو جماعت پر ابتلاء آیا۔ غرض مختلف اوقات میں ایسے زور سے شورشیں اٹھیں کہ دیکھنے والوں نے سمجھا کہ اب یہ لوگ ختم ہو گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان سب فتنوں کو مٹانے کے سامان پیدا کر دیئے اور وہ فتنے بجائے جماعت کو تباہ کرنے کے اس کی ترقی اور عزت کا موجب بن گئے۔

اسی طرح اب ہو رہا ہے۔'' حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ''تم دیکھ لو'' کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں شورش اٹھی تھی ''کہ کس کس رنگ میں جماعت کے خلاف شورشیں اٹھیں، فساد ہوئے اور کس طرح لوگوں نے سمجھ لیا کہ اب احمدیت مٹ جائے گی۔ مگر ہر بار بجائے مٹنے کے جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر گئی۔''
(خطباتِ محمود، جلد 33، صفحہ 298)

تو یہ تو جماعت کی تاریخ ہے اور الٰہی جماعتوں کی یہی تاریخ ہوتی ہے۔

یہ طریق مخالفت کا بھی جاری رہتا ہے۔ اب بھی ایسا ہی ہے اور انہی مخالفتوں میں سے گزرتی ہوئی جماعت ترقی کرتی جاتی ہے اور اب بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ترقی کرتی رہے گی اور کر رہی ہے۔ مخالفین بھی زور لگاتے ہیں، منافقین بھی زور لگاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے کام پورے کر کے رہتا ہے جو اس نے وعدے کیے ہوئے ہیں وہ پورے کر کے رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

مخالفت کے حوالے سے ایک تقریر میں آپؓ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک پہلو تو اس کا یہ ہے کہ لوگوں کے اندر مخالفت ہوتی ہے اور وہ مخالفت کی وجہ سے ہماری باتوں کے سننے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ان کے دلوں میں غصہ پیدا ہوتا ہے یہ چیز تو ہمارے لیے بری ہوتی ہے۔ مگر ایک صورت یہ بھی ہوا کرتی ہے کہ جب کوئی شخص مخالفت کی باتیں سنتا ہے تو وہ پھر کریدتا ہے کہ اچھا یہ ایسے گندے لوگ ہیں۔ ذرا میں بھی تو جا کے دیکھوں۔ اور جب وہ دیکھتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے کہ جو باتیں مجھے انہوں نے بتائی تھیں وہ تو بالکل اَور تھیں۔ یعنی مخالفین نے جو بتائی تھیں وہ تو اَور تھیں اور یہ باتیں جو احمدی کہتے ہیں بالکل اَور ہیں اور وہ ہدایت کو تسلیم کر لیتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں مجھے یاد ہے مَیں چھوٹا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں تشریف رکھتے تھے، مجلس لگی ہوئی تھی کہ ایک صاحب رام پور سے تشریف لائے۔ وہ رہنے والے تو لکھنؤ یا اس کے پاس کے کسی مقام سے تھے لیکن رام پور میں رہتے تھے۔ چھوٹا قد تھا ان کا، دبلے پتلے آدمی تھے۔ ادیب بھی تھے، شاعر بھی تھے اور ان کو محاوراتِ اردو کی لغت لکھنے پر نواب صاحب رامپور نے مقرر کیا ہوا تھا۔ وہ آ کے مجلس میں بیٹھے اور انہوں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں رام پور سے آیا ہوں اور نواب کا درباری ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوچھا کہ آپ کو یہاں آنے کی تحریک کس طرح ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ میں بیعت میں شامل ہونے کیلئے آیا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمانے لگے۔ اس طرف یعنی رام پور کی طرف تو ہماری جماعت کا آدمی بہت کم پایا جاتا ہے اور اس طرف تبلیغ بھی بہت کم ہے۔ آپ کو اس طرف آنے کی تحریک کس نے کی؟ تو حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ یہ لفظ میرے کانوں میں آج تک گونج رہے ہیں اور میں آج تک اس کو بھول نہیں سکا حالانکہ میری عمر اس وقت سولہ سال کی تھی کہ اِسکے جواب میں انہوں نے بے ساختہ طور پر کہا کہ یہاں آنے کی تحریک مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب نے کی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ میں تو اپنی کم عمر کے لحاظ سے اس بات کو نہ ہی سمجھا ہوں گا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پر ہنس پڑے جو انہوں نے جواب دیا اور فرمایا کہ وہ کس طرح؟ تو انہوں نے کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی کتابیں نواب صاحب کے دربار میں آئی تھیں۔ اور نواب صاحب بھی پڑھتے تھے اور مجھے بھی پڑھنے کیلئے کہا گیا تو میں نے کہا جو جو حوالے یہ لکھتے ہیں میں مرزا صاحب کی کتابیں بھی نکال کر دیکھ لوں کہ وہ حوالے کیا ہیں۔ خیال تو مَیں نے یہ کیا کہ میں اس طرح احمدیت کے خلاف اچھا مواد جمع کر لوں گا لیکن جب مَیں نے حوالے نکال کر پڑھنے شروع کیے تو اُن کا مضمون ہی اَور تھا۔ اس سے مجھے اَور دلچسپی پیدا ہوئی اور میں نے کہا کہ چند اَور صفحے بھی اگلے پچھلے پڑھ لوں۔ جب میں نے وہ پڑھے تو مجھے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور آپؐ کی شان اور آپؐ کی عظمت جو مرزا صاحب بیان کرتے ہیں وہ تو ان لوگوں کے دلوں میں ہے ہی نہیں۔ پھر کہنے لگے مجھے فارسی کا شوق تھا۔ اتفاقاً مجھے درثمین فارسی مل گئی اور وہ میں نے پڑھی اور وہ جب پڑھنی شروع کی تو اِس کے بعد میرا دل بالکل صاف ہو گیا اور میں نے کہا کہ جا کر بیعت کر لوں۔ تو مخالفت جہاں فساد کا ذریعہ ہے وہاں فائدہ بھی ہوتا ہے۔

(ماخوذ از چشمہ ہدایت، انوار العلوم، جلد 22، صفحہ 433 تا 435)

پس ان دونوں حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنی تبلیغ کی حکمت عملی تیار کرنی چاہیے۔

نبی کی اگر مخالفت نہ ہو تو تب بھی وہ پریشان ہو جاتے ہیں کیونکہ مخالفت ہی ترقی کا ذریعہ ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مصری حکومت اپنے زمانے میں نہایت نامور حکومت تھی اور اس کا بادشاہ اپنی طاقت اور قوت پر ناز رکھتا تھا یعنی فرعون کے زمانے میں۔ ایسے بادشاہ کے مقابل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی مگر باوجود اسکے جب وہ بادشاہ کے پاس گئے تو گو بادشاہ نے ان کو ڈرایا دھمکایا اور انہیں اور ان کی قوم کو تباہ و برباد کر دینے کا ارادہ ظاہر کیا اور کہا کہ اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں بھی مٹا دیا جائے گا اور تمہاری قوم کو بھی مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام باز نہ آئے اور انہوں نے کہا جو پیغام مجھے خدا نے دینے کیلئے دیا ہے وہ میں ضرور پہنچاؤں گا۔ دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس سے روک نہیں سکتی۔ یہی حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ یہی حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور ایسی ہی حالت ہم نے، حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیکھی ہے۔ ساری قومیں آپؑ کی مخالف تھیں۔ حکومت بھی ایک رنگ میں آپؑ کی مخالف ہی تھی گو آخری زمانے میں یہ رنگ نہیں رہا۔ بہرحال قومیں آپؑ کی مخالف تھیں۔ تمام مذاہب کے پیرو آپؑ کے مخالف تھے۔ مولوی آپؑ کے مخالف تھے۔ گدی نشین آپؑ کے مخالف تھے۔ عوام آپؑ کے مخالف تھے اور امراء اور خواص بھی آپؑ کے دشمن تھے۔ غرض چاروں طرف مخالفت کا ایک طوفان برپا تھا۔ لوگوں نے آپ کو بہت کچھ سمجھایا۔

بعض نے دوست بن کر کہا کہ آپؑ اپنے دعووں میں کسی قدر کمی کر دیں۔ بعض نے کہا کہ اگر آپ فلاں فلاں بات چھوڑ دیں تو سب لوگ آپ کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے مگر آپؑ نے ان میں سے کسی بات کی بھی پرواہ نہ کی اور ہمیشہ اپنے دعوے کو پیش فرماتے رہے اور اس پر شور ہوتا رہا۔

ماریں پڑتی رہیں قتل ہوتے رہے مگر باوجود ان تمام تکالیف کے اور باوجود اس کے کہ آپؑ کا مقابلہ ایک ایسی دنیا سے تھا جس کا مقابلہ کرنے کی ظاہری سامانوں کے لحاظ سے آپؑ میں قطعاً طاقت نہ تھی پھر بھی آپؑ نے مقابلے کو جاری رکھا بلکہ مجھے خوب یاد ہے میں نے متعدد بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا کہ نبی کی مثال تو ویسی ہی ہوتی ہے جیسی لوگ کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک مجذوب سی عورت تھی۔ جب وہ باہر نکلتی تو چھوٹے چھوٹے لڑکے اکٹھے ہو کر اسے چھیڑنے لگ جاتے۔ اس کے ساتھ مذاق کرتے۔ اسے تنگ کرتے، دِق کرتے اور اسے بار بار تنگ کرتے۔ وہ بھی مقابلے میں ان لڑکوں کو گالیاں دیتی اور بددعائیں دیتی۔ آخر ایک دن گاؤں والوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ یہ عورت مظلوم ہے اور ہمارے لڑکے اسے ناحق تنگ کرتے رہتے ہیں۔ مظلومیت کی حالت میں یہ انہیں بددعائیں دیتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بددعائیں کوئی رنگ لائیں۔ ہمیں

چاہیے کہ اپنے لڑکوں کو روک لیں تا کہ نہ وہ اسے تنگ کریں اور نہ یہ بد دعائیں دے۔ چنانچہ اس مشورے کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ کل سے سب گاؤں والے اپنے لڑکوں کو گھروں میں بند رکھیں گے اور انہیں باہر نہ نکلنے دیں۔ چنانچہ دوسرے دن سب لوگوں نے اپنے لڑکوں سے کہہ دیا کہ آج سے باہر نہیں نکلنا اور مزید احتیاط کے طور پر انہوں نے باہر کے دروازوں کی زنجیریں لگا دیں۔ جب دن چڑھا اور وہ پاگل عورت حسب معمول اپنے گھر سے نکلی تو کچھ عرصہ تک وہ ادھر ادھر گلیوں میں پھرتی رہی۔ کبھی ایک گلی میں جاتی، پھر کبھی دوسری گلی میں مگر اسے کوئی لڑکا نظر نہ آتا۔ پہلے تو یہ حالت ہوا کرتی تھی کہ کوئی لڑکا اس کے دامن کو گھسیٹ رہا ہے۔ کوئی اسے چٹکی کاٹ رہا ہے۔ کوئی اسے دھکا دے رہا ہے۔ کوئی اس کے ہاتھوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور کوئی اس سے مذاق کر رہا ہے مگر آج اسے کوئی لڑکا دکھائی نہ دیا۔ دوپہر تک تو اس نے انتظار کیا مگر جب دیکھا کہ اب تک کوئی لڑکا اپنے گھر سے نہیں نکلا تو وہ دوکانوں پر گئی اور ہر دوکان پر جا کر کہتی ہے کہ آج تمہارا گھر گر گیا ہے؟ بچے مر گئے ہیں؟ آخر ہوا کیا ہے کہ وہ نظر نہیں آتے؟ تھوڑی دیر کے بعد جب اس طرح اس نے ہر دکان پر جا کر یہ کہنا شروع کیا تو لوگوں نے کہا کہ گالیاں تو اس طرح بھی ملتی ہیں، بد دعائیں تو یہ اب بھی دے رہی ہے اور اس طرح بھی ملتی ہیں جب لڑکے چھیڑتے ہیں۔ تو چھوڑو بچوں کو، ان کو قید کیوں کر رکھا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ حکایت بیان کر کے فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام کا حال بھی اپنے رنگ میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے کہ دنیا ان کو چھیڑتی ہے تنگ کرتی ہے ان پر ظلم و ستم ڈھاتی ہے اور اس قدر ظلم کرتی ہے کہ ان کیلئے زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اور ایک طبقے کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ لوگ ظلم سے کام لے رہے ہیں انہیں نہیں چاہیے کہ ایسا کریں مگر فرمایا کہ وہ بھی یعنی انبیاء بھی دنیا کو نہیں چھوڑ سکتے۔ جب دنیا ان کو نہیں ستاتی تو وہ خود اس کو جھنجھوڑتے ہیں اور بیدار کرتے ہیں۔ پیغام دیتے ہیں۔ کوئی بات بتاتے ہیں۔ تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں تا کہ دنیا ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی باتوں کو سنے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود، جلد 24، صفحہ 272 تا 274)

پھر انبیاء میں سختی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انبیاء سختی کیوں کرتے ہیں؟

تو اس بارے میں بھی آپؓ نے بیان فرمایا کہ انبیاء کی سختی اپنی ذات کے لیے نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقام کو قائم کرنے کیلئے اگر کبھی سختی دکھاتے ہیں اور غیرت دکھاتے ہیں تو وہ ہوتی ہے۔ اپنی ذات کیلئے تو ان میں بالکل عاجزی ہوتی ہے۔ اس بارے میں ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی ایک واقعہ ہے کہ ایک دفعہ لاہور کی ایک گلی میں ایک شخص نے آپ کو دھکا دیا۔ آپؑ گر گئے جس سے آپؑ کے ساتھی جوش میں آ گئے اور قریب تھا کہ اسے مارتے لیکن آپؑ نے فرمایا کہ اس نے اپنے جوش میں سچائی کی حمایت میں ایسا کیا ہے۔“ یہ شخص جو ہے یہ تو یہی سمجھا ہے ناں مولویوں کی باتیں سن کے کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں تو میں اپنا بدلہ لوں تو اس نے تو سچائی کی وجہ سے یہ کیا ہے ”اسے کچھ نہ کہو۔ پس انبیاء اپنے نفس کے سوال کی وجہ سے نہیں بولتے بلکہ خدا کی عزت کے قیام کیلئے بولتے ہیں۔

تو یہ نہیں خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی بھی ایسا ہی کرتے ہیں“ یعنی اگر وہ کبھی سختی کریں۔ ”ان میں اور عام لوگوں میں بڑا فرق ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کیلئے کرتے ہیں اور عام لوگ اپنے لئے کرتے ہیں۔ پس اگر کسی شخص کو یہ احساس پیدا ہو جائے۔“ پھر آگے آپؓ نصیحت فرما رہے ہیں ”کہ میں واقعہ میں کمزور ہوں تو ایسا انسان گمراہ ہو نہیں سکتا۔“ وہ اپنی کمزوری کی طرف نظر رکھے گا اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے گا۔ ”انسان گمراہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ یقین رکھتا ہے کہ میں حق پر ہوں۔“ اور پھر اس پہ تکبر ظاہر ہوتا ہے۔

پس ہمیں انبیاء کے اسوہ کو دیکھتے ہوئے ہمیشہ عاجزی کا اظہار کرتے رہنا چاہیے اور یہی گناہ سے بچنے کا بھی ذریعہ ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ ہے۔ ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت معاویہ کی نماز کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ان سے ایک مرتبہ فجر کی نماز قضا ہو گئی لیکن وہ اس غلطی کے نتیجے میں نیچے نہیں گرے بلکہ ترقی کی۔“ شیطان نے ان پر قابو نہیں پا لیا بلکہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ”پس جو گناہ کا احساس کرتا ہے وہ گناہ سے بچتا ہے اور جب گناہ کا احساس نہیں رہتا تو انسان معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پس مومن کو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ پر غور کرنا چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ وہ خطرات سے محفوظ نہیں ہوا۔ صرف اسی وقت محفوظ ہو سکتا ہے جبکہ خدا کی آواز اسے کہہ دے۔ پس انسان کو اپنے نفس کی کمزوری کا محاسبہ کرنا چاہئے۔ ایسے شخص کیلئے روحانیت کے راستے کھل جاتے ہیں“ جو اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے ”جو ایسا نہیں کرتا اس کیلئے روحانیت کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں اور ایسا انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔“

(خطباتِ محمود، جلد 18، صفحہ 141-142)

ایک جگہ آپؓ فرماتے ہیں کہ ”بغیر محنت دینی یا محنتِ دنیوی کے کوئی انسان عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے زمانہ میں تمام عزت خدا نے ہمارے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ اب عزت پانے والے یا ہمارے مرید ہوں گے یا ہمارے مخالف ہوں گے۔“

عزت پانے والے لوگوں کو دیکھ لو یا تو وہی لوگ عزت پائیں گے جو حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے والے ہیں یا وہ جو مخالفت کرنے والے ہیں۔ دینی لحاظ سے جو اپنے آپ کو مخالف سمجھتے ہیں۔ ”چنانچہ فرماتے تھے“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ ”مولوی ثناء اللہ صاحب کو دیکھ لو وہ کوئی بڑے مولوی نہیں ان جیسے ہزاروں مولوی پنجاب اور ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ ان کو اگر اعزاز حاصل ہے تو محض ہماری مخالفت کی وجہ سے۔ وہ لوگ خواہ اس امر کا اقرار کریں یا نہ مگر واقعہ یہی ہے کہ آج ہماری مخالفت میں عزت ہے یا ہماری تائید میں۔ گویا اصل مرکزی وجود ہمارا ہی ہے اور مخالفین کو بھی اگر عزت حاصل ہوتی ہے تو ہماری وجہ سے“ ہوتی ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد 8، صفحہ 614)

پس یہی ہم آج بھی دیکھتے ہیں۔ اگر مولویوں کی روٹی چل رہی ہے یا انہیں کرسی ملی ہوئی ہے تو احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے ہے اور اب تو سیاستدان بھی بعض ملکوں میں خاص طور پر پاکستان میں احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے اپنی سیاست چمکانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ ان کی کرسی قائم رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف جو سازشیں ہوئیں ان کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بھی لوگوں نے سازشیں کیں۔ قتل کے مقدمات دائر کیے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مخالفین کو اپنے مقاصد میں نامراد رکھا۔ ایسے ہی اقدام قتل کے مقدمہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف عدالت میں گواہی دینے آیا اور اس امید پر آیا کہ مرزا صاحب کو ہتھکڑی اگر نہ لگی ہو گی تو عدالت میں نعوذ باللہ ذلیل حالت میں کھڑے ہوں گے مگر باوجود اس کے کہ وہ انگریز ڈپٹی کمشنر جس کے سامنے مقدمہ پیش تھا وہ ہمارے سلسلہ کا مخالف بھی تھا اور اس نے ضلع میں تعینات ہوتے ہی کہا تھا کہ یہ شخص یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو ہمارے یسوع مسیح کی ہتک کرتا ہے، ان کو کہتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے اب تک بچا ہوا ہے اس کو سزا کیوں نہیں دی جاتی؟ میں اب اسے سزا دوں گا۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے سامنے پیش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرّف کیا کہ آپؑ کی شکل دیکھتے ہی اس کا بغض دور ہو گیا اور اس نے اپنے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹھنے کیلئے کرسی بچھا دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پر بیٹھ گئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو آیا ہی اس لیے تھا کہ آپؑ کو ذلت کی حالت میں دیکھے۔ اس نے جب دیکھا کہ آپؑ کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں تو برداشت نہ کرتے ہوئے اس نے کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر سے سوال کیا کہ مجھے بھی کرسی دی جائے۔ اس نے، مولوی محمد حسین نے یہ خیال کیا کہ جب مجرم کیلئے کرسی بچھائی جاتی ہے تو گواہ کو کیوں کرسی نہیں ملے گی مگر کپتان ڈگلس نے جب یہ بات سنی تو اسے سخت غصہ آیا اور اس نے غضبناک ہو کر کہا کہ تجھے کرسی نہیں ملے گی۔ مولوی محمد حسین صاحب نے کہا میرے باپ کو لارڈ صاحب کے دربار میں کرسی ملا کرتی تھی مجھے بھی کرسی دی جائے۔ میں اہل حدیث کا ایڈووکیٹ ہوں اور میرا حق ہے کہ مجھے کرسی ملے۔ تب کپتان ڈگلس نے کہا کہ بک بک مت کر اور پیچھے ہٹ اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ اب بجائے اسکے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تذلیل دیکھتا خدا تعالیٰ نے اسے ذلیل کر دیا۔ پھر یہ تو عدالت کے کمرے کے اندر کا واقعہ ہے۔ جب مولوی صاحب باہر نکلے تو لوگوں کو یہ دکھانے کیلئے کہ گویا اندر بھی انہیں کرسی ملی ہے برآمدے میں ایک کرسی پڑی تھی اس پر بیٹھ گئے لیکن چونکہ نوکر وہی کرتے ہیں جو وہ اپنے آقا کو کرتے دیکھتے ہیں۔ چپڑاسی نے جب دیکھا کہ مولوی صاحب کو اندر تو کرسی نہیں ملی اور اب برآمدے میں کرسی پر آ بیٹھے ہیں تو اسے خیال آیا کہ اگر صاحب بہادر نے دیکھ لیا تو مجھ پر ناراض ہو گا۔ وہ دوڑا دوڑا آیا اور کہنے لگا آپ کو یہاں پر بیٹھنے کا حق نہیں۔ اٹھ جایئے۔ اس طرح باہر کے لوگوں نے بھی دیکھ لیا کہ مولوی صاحب کی عدالت میں کتنی عزت ہوئی ہے۔ مولوی صاحب اس پر غصہ میں جل بھن کر آگے بڑھے تو کسی شخص نے زمین پر چادر بچھائی ہوئی تھی اس پر بیٹھ گئے مگر اتفاق کی بات ہے کہ چادر والا بھی جھٹ آ پہنچا اور کہنے لگا کہ میری چادر چھوڑ دو۔ یہ تمہارے بیٹھنے سے پلید ہوتی ہے کیونکہ تم ایک مسلمان کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے عدالت میں گواہی دینے آئے ہو۔ تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب نصرت آتی ہے تو کوئی شخص اسے روک نہیں سکتا۔

پولیس کے افسر اور سپاہی کیا بڑے سے بڑے آدمی کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اور ایک سیکنڈ میں اللہ تعالیٰ دشمنوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور جھکو اور اس سے دعائیں کرو۔ ہاں مومنوں کیلئے ابتلاؤں کا آنا بھی مقدر ہوتا ہے سو اگر صبر سے کام لو گے اور دعائیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ان ابتلاؤں کو دور کر دے گا۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود، جلد 15، صفحہ 184 تا 186)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عیسائیوں کے درمیان ایک مباحثہ ہوا تھا اس کی روئیداد جو بیان ہوئی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں جنگِ مقدس کے نام سے شامل ہے۔ اس مباحثہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ ایک جگہ اپنے خطبہ میں حضرت خلیفہ اولؓ کے حوالے سے بات کر رہے ہیں کہ حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے آتھم کے مباحثے میں ہم نے جو نظارہ دیکھا اس سے پہلے تو ہماری عقلیں دنگ ہو گئیں یعنی اس کو دیکھ کر پہلے تو ہماری عقلیں دنگ ہو گئیں اور پھر ہمارے ایمان آسمانوں تک پہنچ گئے۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے تھے کہ جب عیسائی مباحثے سے تنگ آ گئے اور انہوں نے دیکھا کہ ہمارا کوئی داؤ نہیں چلا تو چند مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر انہوں نے ہنسی کرنے کیلئے یہ شرارت کی کہ کچھ اندھے کچھ بہرے اور کچھ لولے اور کچھ لنگڑے بلا لیے اور انہیں مباحثے سے پہلے ایک طرف بٹھا دیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو جھٹ انہوں نے اندھوں بہروں اور لولوں لنگڑوں کو آپ کے سامنے پیش کر دیا اور کہا کہ باتوں سے جھگڑے طے نہیں ہوتے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں مسیح ناصری کا مثیل ہوں اور مسیح ناصری اندھوں کو آنکھیں دیا کرتے تھے۔ بہروں کو کان بخشا

کرتے تھے اور لولوں لنگڑوں کے ہاتھ پاؤں درست کیا کرتے تھے۔ مسیح ناصری تو یہ کیا کرتے تھے ہم نے آپ کو تکلیف سے بچانے کیلئے اس وقت چند اندھے، بہرے اور لولے، لنگڑے اکٹھے کر دیے ہیں۔ اگر آپ واقعی مثیل مسیح ہیں تو ان کو اچھا کر کے دکھا دیجیے۔ خلیفہ اولؓ فرماتے تھے کہ ہم وہاں بیٹھے تھے۔ ہم لوگوں کے دل ان کی اس بات کو سن کر بیٹھ گئے اور گو ہم سمجھتے تھے کہ یہ بات یونہی ہے یعنی حقیقت اس میں کوئی نہیں ہے جو مسیح ناصری کی طرف منسوب کی جاتی ہے لیکن پھر بھی ہمارے دل بیٹھ گئے۔ اس بات سے گھبرا گئے کہ آج ان لوگوں کو ہنسی مذاق اور ٹھٹھے کا موقع مل جائے گا مگر جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرے کو دیکھا تو آپؑ کے چہرے پر ناپسندیدگی یا گھبراہٹ کے کوئی آثار ہی نہیں تھے۔ جب وہ بات ختم کر چکے تو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ دیکھئے پادری صاحب! مَیں جس مسیح کے مثیل ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں اسلامی تعلیم کے مطابق وہ اس قسم کے اندھوں بہروں اور لولوں لنگڑوں کو اچھا نہیں کیا کرتا تھا مگر آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح جسمانی اندھوں، جسمانی بہروں ،جسمانی لولوں اور لنگڑوں کو اچھا کیا کرتا تھا تو آپ کی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر تم میں ایک ذرّہ بھر بھی ایمان ہو اور تم پہاڑوں سے کہو کہ یہاں سے وہاں چلا جائے تو وہ چلا جائے گا اور اگر تم بیماروں پر ہاتھ رکھو گے تو وہ اچھے ہو جائیں گے۔ پس یہ سوال مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ مَیں تو وہ معجزے دکھا سکتا ہوں جو میرے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے۔ آپ ان معجزوں کا مطالبہ کریں تو مَیں دکھانے کیلئے تیار ہوں۔ باقی رہے اس قسم کے معجزے سو آپ کی کتاب نے بتا دیا ہے کہ ہر وہ عیسائی جس کے اندر ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہو ویسے ہی معجزے دکھا سکتا ہے جیسے حضرت مسیح ناصری نے دکھائے۔ سو آپ نے بڑی اچھی بات کی ہے جو ہمیں تکلیف سے بچا لیا اور ان اندھوں بہروں اور لولوں اور لنگڑوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ اب یہ اندھے بہرے اور لولے لنگڑے موجود ہیں اگر آپ میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان موجود ہے تو ان کو اچھا کر کے دکھا دیجئے۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ اس جواب سے پادریوں کو ایسی حیرت ہوئی کہ بڑے بڑے پادری ان لولوں اور لنگڑوں کو کھینچ کھینچ کر الگ کرنے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کو ہر موقع پر عزت بخشتا ہے اور ان کو ایسے ایسے جواب سمجھاتا ہے جس کے نتیجہ میں دشمن بالکل ہکا بکا رہ جاتا ہے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود، جلد 23، صفحہ 88-89)

حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کا ایک واقعہ سیالکوٹ کا ہے جو آپ نے بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں گئے تو مولویوں نے فتویٰ دیا کہ جو ان کے لیکچر میں جائے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا لیکن چونکہ حضرت مرزا صاحب کی کشش ایسی تھی کہ لوگوں نے اس فتوے کی بھی کوئی پرواہ نہ کی تو مولویوں نے راستوں پر پہرے لگا دیے تا کہ لوگوں کو جانے سے روکیں اور سڑکوں پر پتھر جمع کر لیے کہ جو نہ رکے گا اسے ماریں گے پھر جلسہ گاہ سے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر لے جاتے کہ لیکچر نہ سن سکیں۔ کہتے ہیں ایک بی ٹی صاحب ہوتے تھے جو اس وقت سیالکوٹ میں سٹی انسپکٹر تھے اور پھر سپرنٹنڈنٹ پولیس ہو گئے تھے۔ اب معلوم نہیں ان کا کیا عہدہ ہے جب یہ بیان کر رہے تھے۔ ان بی ٹی صاحب کا انتظام تھا۔ جب لوگوں نے شور مچایا اور فساد کرنا چاہا تو چونکہ حضرت صاحب کی تقریر اس نے بھی سنی تھی وہ حیران ہو گیا کہ اس تقریر میں تو حملہ آریوں اور عیسائیوں پر کیا گیا ہے اور جو کچھ مرزا صاحب نے کہا ہے اگر وہ مولویوں کے خیالات کے خلاف بھی ہو تو بھی اس سے اسلام پر کوئی اعتراض نہیں آتا۔ یہ تو عیسائیوں کے خلاف باتیں ہو رہی ہیں اور اگر باتیں سچی ہیں جو مرزا صاحب بیان کر رہے ہیں تو اسلام کا سچا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اگر یہ باتیں سچی ہیں تو اس سے تو اسلام سچا ثابت ہوتا ہے۔ پھر مسلمانوں کے فساد کرنے کی وجہ کیا ہے؟ اگرچہ وہ سرکاری افسر تھا وہ جلسہ میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یہ تو کہتے ہیں کہ عیسائیوں کا خدا مر گیا۔ اس پر اس نے وہاں مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ تم کیوں غصہ ہوتے ہو؟ یہ تو یہی کہہ رہے ہیں ناں کہ عیسائیوں کا خدا مر گیا اس میں تمہارے غصہ کی کیا بات ہے۔ یہ تمہارے لیے اچھی بات ہے۔

غرض ان لوگوں کا ہم سے یہ سلوک ہے یعنی جو مخالفت کرنے والے ہیں اور بادی النظر میں یہی نظر آتا ہے کہ ان میں سے یعنی کہ مسلمانوں میں سے اگر کوئی آریوں میں چلا جائے تو مسلمانوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن مرزا صاحب کی بات کوئی نہ سنے۔ آپؓ فرماتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ خیال غلط ہے۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اپنا مذہب بدلتا ہے تو ہمیں فرق پڑتا ہے۔

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ

اے دل تُو نیز خاطرِ ایناں نِگاہ دار — کآخر کنند دعویٔ حُبِّ پیمبرم

(ماخوذ از تاریخ شدھی ملکانہ، انوار العلوم، جلد 7، صفحہ 192)

اے دل! تُو ان لوگوں کا لحاظ رکھ کیونکہ آخر یہ میرے پیغمبر کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس لیے ہمیں تو بہرحال ان کے دین بدلنے کا یا مذہب بدلنے کا یا بگڑنے کا درد ہو گا۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا کہ میں آپ کا بہت مداح ہوں لیکن ایک بہت بڑی غلطی آپ سے ہوئی ہے۔ آپؑ جانتے ہیں کہ علماء کسی کی بات نہیں مانا کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں اگر مان لی تو ہمارے لیے موجب ہتک ہو گی۔ لوگ کہیں گے یہ بات فلاں کو سوجھی انہیں نہ سوجھی۔ اس لیے ان سے منوانے کا یہ طریق ہے کہ ان کے منہ سے ہی بات نکلوائی جائے۔ جب آپؑ کو وفاتِ مسیح کا مسئلہ معلوم ہوا تھا تو آپؑ کو چاہیے تھا کہ چیدہ چیدہ علماء کی دعوت کرتے اور ایک میٹنگ کر کے یہ بات ان کے سامنے پیش کرتے کہ عیسائیوں کو حیات مسیح کے عقیدے سے بہت مدد ملتی ہے اور وہ اعتراض کر کے اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تمہارا نبی فوت ہو گیا اور ہمارے مذہب کا بانی آسمان پر ہے۔ اس لیے وہ افضل ہے بلکہ خود خدا ہے۔ اس کا جواب دیا جائے؟ یہ سوال کرتے۔ اس وقت جو علماء آپؑ نے دعوت پہ بلائے ہوتے تو وہ علماء جو تھے یہی کہتے کہ آپ ہی فرمائیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہتے۔ آپ فرمائیں اس کا کیا جواب ہے؟ تو آپؑ کہتے کہ رائے تو دراصل آپؑ لوگوں کی ہی صائب ہو سکتی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ فلاں آیت سے حضرت مسیح کی وفات ثابت ہو سکتی ہے۔ علماء فوراً کہہ دیتے کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ بسم اللہ کہہ کے اعلان کیجئے ہم تائید کیلئے تیار ہیں۔ یہ طریقہ اس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مولویوں کو منانے کا بتایا۔ پھر کہتا ہے کہ پھر اسی طرح یہ مسئلہ پیش ہوجاتا کہ حدیثوں میں مسیح کی دوبارہ آمد کا ذکر ہے مگر جب مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے تو اس کا کیا مطلب سمجھا جائے گا۔ اس پر کوئی عالم آپ کے متعلق کہہ دیتا کہ آپ ہی مسیح ہیں اور تمام علماء نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دینی تھی۔ یہ تجویز سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

اگر میرا دعویٰ انسانی چال سے ہوتا تو میں بیشک ایسا ہی کرتا مگر یہ خدا کے حکم سے تھا۔ خدا نے جس طرح سمجھایا اسی طرح میں نے کیا۔

تو چالیں اور فریب انسانی چالوں کے مقابلے میں ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی جماعتیں ان سے ہرگز نہیں ڈر سکتیں۔ یہ ہمارا کام نہیں۔ خود خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ وہی اس پیغام کو پہنچائے گا۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود، جلد 12، صفحہ 196-197)

چاند اور سورج گرہن کا واقعہ ہماری جماعت کا مشہور واقعہ ہے۔ اس بارے میں بھی ایک مخالف مولوی جو غالباً گجرات کا رہنے والا تھا ہمیشہ لوگوں سے کہتا رہتا تھا کہ مرزا صاحب کے دعویٰ سے بالکل دھوکا نہ کھانا۔ حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ مہدی کی علامت یہ ہے کہ اس کے زمانے میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے میں گرہن لگے گا۔ جب تک یہ پیشگوئی پوری نہ ہو اور سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے میں گرہن نہ لگے، ان کے دعوے کو ہرگز سچا نہیں سمجھنا۔ اتفاق کی بات کہ وہ زندہ ہی تھا کہ سورج اور چاند کے گرہن کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اس کے ہمسائے میں ایک احمدی رہتا تھا اس نے سنایا کہ جب سورج کو گرہن لگا تو اس مولوی نے اس گھبراہٹ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ وہ ٹہلتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ ''ہن لوگ گمراہ ہون گے۔ ہن لوگ گمراہ ہون گے''، بار بار یہی کہتا تھا یعنی اب لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ تو اس نے یہ نہ سمجھا کہ جب پیشگوئی پوری ہو گئی ہے تو لوگ حضرت مرزا صاحب کو مان کر ہدایت پائیں گے۔ گمراہ نہیں ہوں گے۔ عیسائی بھی ایک طرح سے یہ مانتے تھے کہ وہ تمام علامتیں پوری ہو گئی ہیں جو پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں مگر دوسری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سن کر یہ بھی کہتے تھے کہ اس وقت اتفاقی طور پر ایک جھوٹے نے دعویٰ کر دیا۔ جیسے مسلمان کہتے ہیں علامتیں پوری ہو رہی ہیں مگر اتفاق کی بات یہ ہے کہ اس وقت ایک جھوٹے نے دعویٰ کر دیا۔ یہ مسلمانوں کی حالت ہے اب۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ ایسا اتفاق ایک جھوٹے کو ہی نصیب ہوتا ہے سچے کو نصیب نہیں ہوتا۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 10، صفحہ 56)

حضرت مسیح موعودؑ کے ماضی کے بارے میں آپؓ فرماتے ہیں کہ ''ہر ایک بدی بتدریج پیدا ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک شخص رات کے وقت صادق سوئے اور صبح کو بدترین جھوٹ کا مرتکب ہو کر پہلے تو انسانوں پر بھی جھوٹ نہ بولتا تھا اور اب خدا پر جھوٹ بولنے لگا'' صبح اٹھ کے۔ ''اسکے مطابق ہم حضرت مرزا صاحبؑ کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی دیکھتے ہیں۔ تو آپؑ نے یہاں کے ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کو بار بار باعلان فرمایا کہ کیا تم میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض کر سکتے ہو؟ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی بلکہ آپ کی پاکیزگی کا اقرار کرنا پڑا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جو بعد میں سخت ترین مخالف ہو گیا اس نے اپنے رسالہ میں آپؑ کی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی اور مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اپنے اخبار میں آپؑ کی ابتدائی زندگی کے متعلق گواہی دی کہ بہت پاکباز تھے۔ پس جو شخص چالیس سال تک بے عیب رہا اور اس کی زندگی پاکباز رہی وہ کس طرح راتوں رات

ارشاد باری تعالیٰ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ (البقرہ: 186)

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرہ: 187) ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

طالب دعا : صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

کچھ کا کچھ ہو گیا اور بگڑ گیا۔ علماءِ نفس نے مانا ہے" یعنی سائیکاٹرسٹ (Psychiatrists) جو ہیں سائیکالوجسٹ (Psychologist) جو ہیں وہ بھی کہتے ہیں" کہ ہر عیب اور اخلاقی نقص آہستہ آہستہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ ایک دم کوئی تغیر اخلاقی نہیں ہوتا ہے۔ پس دیکھو کہ آپ کا ماضی کیسا بے عیب اور بے نقص اور روشن ہے!"

(معیار صداقت، انوار العلوم، جلد 6، صفحہ 60-61)

پھر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کس طرح نصرت فرماتا رہا۔ اس بارے میں ہم دیکھتے ہیں۔ آپؑ لکھتے ہیں کہ جو خدا کا رسول ہو اس کے ساتھ خدا کی نصرت ہوتی ہے۔ اگر نصرت نہیں تو وہ خدا کا مرسل اور رسول نہیں۔

لوگ قریب ہوتے ہیں کہ اس کو ہلاک کر دیں مگر خدا کی نصرت آتی ہے اور اس کو کامیاب کرتی ہے اور اس کے دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ یہی معاملہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے میں ہوا۔ آپ کو طرح طرح سے مارنے کی کوشش کی گئی، لوگ مارنے پر متعین ہوئے جن کا علم ہو گیا اور وہ اپنے ارادے میں ناکام ہوئے۔ مقدمے آپؑ پر جھوٹے اقدام قتل کے بنائے گئے۔ چنانچہ مارٹن کلارک نے جھوٹا مقدمہ قتل کا بنایا اور ایک شخص نے کہہ بھی دیا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب نے متعین کیا تھا۔ مجسٹریٹ وہ جو اس دعویٰ کے ساتھ آیا تھا کہ اس مدعی مہدویت اور مسیحیت کو اب تک کسی نے پکڑا کیوں نہیں؟ مَیں پکڑوں گا مگر جب مقدمہ ہوتا ہے تو وہی مجسٹریٹ کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہ جھوٹا مقدمہ ہے۔ بار بار اس نے یہی کہا اور آخر اس شخص کو عیسائیوں سے علیحدہ کر کے پولیس افسر کے ماتحت رکھا گیا اور وہ شخص رو پڑا اور اس نے بتا دیا کہ مجھے عیسائیوں نے سکھایا تھا اور خدا نے اس جھوٹے الزام کا قلع قمع کر دیا۔

اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کے ایک پُرجوش مبلغ ہیں مولوی عمر الدین صاحب شملوی۔ یہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بھی اسی معیار پر پرکھ کر احمدی ہوئے تھے۔ وہ سناتے ہیں کہ شملے میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبدالرحمن سیاح اور چند اَور آدمی مشورہ کر رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے مقابلے میں کیا طریق اختیار کرنا چاہیے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ مَیں اب مباحثہ نہیں کروں گا۔ ہم اشتہار مباحثہ دیتے ہیں اگر وہ مقابلے پر کھڑے ہو جائیں گے تو ہم کہیں گے کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ پہلے تو اشتہار دیا کہ ہم مباحثہ کسی سے نہ کریں گے اور اب مباحثہ کیلئے تیار ہو گئے ہیں اور اگر مباحثے پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم شور مچا دیں گے کہ دیکھو مرزا صاحب ہار گئے۔ اس پر مولوی عمر الدین صاحب نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے؟ میں جاتا ہوں اور جا کے ان کو قتل کر دیتا ہوں۔ مسئلہ ہی ختم ہو۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ لڑکے تجھے کیا معلوم یہ سب کچھ کیا جا چکا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جس کی خدا اتنی حفاظت کر رہا ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہوگا۔

یہ لڑکے تو تھے۔ انہوں نے کہا کہ اتنی حفاظت اللہ تعالیٰ کر رہا ہے کہ اتنی تدبیروں کے باوجود بچے رہے تو پھر یہ خدا ہی کی طرف سے ہے۔ پھر انہوں نے جب بیعت کر لی تو واپس جاتے ہوئے ان کو مولوی محمد حسین بٹالوی سٹیشن پر ملے۔ کہا تُو کدھر؟ تو انہوں نے کہا کہ قادیان بیعت کر کے آیا ہوں۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ تُو بڑا شریر ہے۔ تیرے باپ کو لکھوں گا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ مولوی صاحب یہ تو آپ ہی کے ذریعہ سے ہوا ہے جو کچھ ہوا ہے۔ پس مخالف اس کو، اللہ تعالیٰ کے پیارے کو مارنا چاہتے ہیں اور وہ بچایا جاتا ہے۔ خدا اس کی اپنے تازہ علم سے نصرت کرتا ہے اور ہر میدان میں اس کو عزت دیتا ہے۔

(ماخوذ از معیار صداقت، انوار العلوم، جلد 6، صفحہ 61-62)

اسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ میں مرزا صاحب کو تباہ کر دوں گا۔

"مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوانی کے دوست تھے اور آپؑ سے تعلق رکھنے والے تھے اور جو ہمیشہ آپؑ کے مضامین کی تعریف کیا کرتے تھے۔ انہوں نے اس دعویٰ کے معاً بعد یہ اعلان کیا" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دعویٰ کیا تو انہوں نے اعلان کر دیا" کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا تھا اور اب میں ہی اس کو تباہ کر دوں گا ...... پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے رشتہ داروں نے اعلان کر دیا بلکہ بعض اخبارات میں یہ اعلان چھپوا بھی دیا کہ اس شخص نے دکانداری چلائی ہے اس کی طرف کسی کو توجہ نہیں کرنی چاہیے اور اس طرح ساری دنیا کو انہوں نے بدگمان کرنے کی کوشش کی۔" حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ "پھر یہ میرے ہوش کی بات ہے کہ بہت سے کام کرنے والے لوگوں نے جو زمیندارہ انتظام میں کمین کہلاتے ہیں آپ کے گھر کے کاموں سے انکار کر دیا" یعنی کام کرنے والے جو کہلاتے ہیں انہوں نے گھروں میں باوجود زمیندارہ ماحول ہونے کے، علاقے کے زمیندار ہونے کے آپ کے گھر میں آ کے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ "اس کے محرک دراصل ہمارے رشتہ دار ہی تھے۔ غرض اپنوں اور بیگانوں نے مل کر آپؑ کو مٹانا اور آپؑ کو تباہ اور برباد کر دینا چاہا۔ مگر خدا نے اپنے بندے سے کہا 'دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔'

ایک بے کس اور بے بس انسان قادیان جیسی بستی میں جہاں ہفتہ میں صرف ایک دفعہ ڈاک آیا کرتی تھی، جہاں ایک پرائمری سکول بھی نہ تھا اور جہاں ایک روپیہ کا آٹا بھی لوگوں کو میسر نہیں آتا تھا کھڑا ہوتا ہے اور پھر وہ انسان بھی ایسا ہے جو نہ مولوی ہے اور نہ بہت بڑی جائیداد کا مالک ہے۔ (بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شریف خاندان میں سے تھے مگر راجوں اور نوابوں کی طرح بہت بڑی جائیداد کے مالک نہیں تھے۔) وہ اٹھ کر دنیا کے سامنے یہ اعلان کرتا ہے "ایک شخص" اور پہلے دن ہی کہتا ہے کہ خدا میرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا اور کون ہے جو آج کہہ سکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے کناروں تک نہیں پہنچا۔"

(خطباتِ محمود، جلد 1، صفحہ 324-325)

آج تو ہم دیکھتے ہیں کوئی دنیا کا کونہ ایسا نہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہ پہنچا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کیلئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو۔ پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے" جیسا کہ انہوں نے کہا کہ دکانداری ہے "تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔" ان شاء اللہ۔ "اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے۔ تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔" ان شاء اللہ۔

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 148)

پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے بھی بنیں اور آپ کے پیغام کو دنیا میں پہنچا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کے وارث بھی بنیں۔ بے وفاؤں میں نہ ہوں بلکہ وفاداروں میں ہمارا شمار ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہمیں توفیق دے۔

آج میں ایک ویب سائٹ کا بھی اعلان کروں گا۔ لانچ کروں گا۔ یہ بھی تبلیغ کا، دنیا کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ یہ کُردش زبان میں جماعتی ویب سائٹ ہے Islamahmadiyya.krd۔ اس ویب سائٹ کی نگرانی ڈاکٹر اسماعیل محمد صاحب کر رہے ہیں جن کے ساتھ کردش جماعت کے ممبران کی ایک ٹیم بھی ہے۔ اس ویب سائٹ کا مقصد کردش زبان جاننے والے قارئین کو یہ موقع فراہم کرنا ہے کہ وہ پہلی بار احمدیہ جماعت کے عقائد کو اپنی زبان میں خود پڑھ سکیں۔ یہ ویب سائٹ بنیادی طور پر کردش زبان کے سرانی ڈائیلیکٹ (Dialect) پر مشتمل ہے جس کے ساتھ بادینی ڈائیلیکٹ میں بھی کچھ مواد موجود ہے۔ ویب سائٹ پر خبریں، مضامین، تفسیر، کتابیں اور خطبات جمعہ اور ویڈیو سیکشن شامل ہیں۔ کردش ترجمہ کمیٹی کے تعاون سے اس ویب سائٹ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتابوں کے ساتھ دیگر جماعتی کتب بھی مہیا کی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں ہیں۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ کی کتابیں ہیں اور دوسرا جماعتی لٹریچر ہے جس میں 'اسلامی اصول کی فلاسفی' 'مسیح ہندوستان میں' 'ضرورۃ الامام' 'حقیقۃ المہدی' 'دعوت الامیر'، منصب خلافت وغیرہ شامل ہیں۔ تو جمعہ کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ویب سائٹ بھی لانچ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

اسی طرح دنیا کے جو حالات ہیں اس بارے میں بھی کہنا چاہوں گا کہ دعاؤں کو جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے اور انسانوں کو عقل دے اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 258، ایڈیشن 1984ء)

طالبِ دُعا: نور جہاں بیگم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ کولکاتہ، صوبہ مغربی بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے، سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔

(سنن دارقطنی، کتاب الجمعۃ، باب من تجب علیہ الجمعۃ)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس نے تساہل کرتے ہوئے لگاتار تین جمعے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب التشدد فی ترک الجمعۃ)

طالبِ دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلاپالم، صوبہ تامل ناڈو)

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم .اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ایام کش مکش

ہجرتِ حبشہ

جب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی اور قریش اپنی ایذاءرسانی میں ترقی کرتے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں اور فرمایا کہ ’’حبشہ کا بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہے۔ اس کی حکومت میں کسی پر ظُلم نہیں ہوتا۔‘‘ حبشہ کا مُلک جو انگریزی میں ایتھوپیا یا ابی سینیا کہلاتا ہے، برّاعظم افریقہ کے شمال مشرق میں واقع ہے اور جائے وقوع کے لحاظ سے جنوبی عرب کے بالکل مقابل پر ہے اور درمیان میں بحیرہ احمر کے سِوا کوئی اور مُلک حائل نہیں۔ اس زمانہ میں حبشہ میں ایک مضبوط عیسائی حکومت قائم تھی اور وہاں کا بادشاہ نجاشی کہلاتا تھا بلکہ ابتک بھی وہاں کا حکمران اسی نام سے پُکارا جاتا ہے۔ حبشہ کے ساتھ عرب کے تجارتی تعلقات تھے اور ان ایام میں جن کا ہم ذکر کررہے ہیں حبشہ کا دارالسلطنت اکسوم (Axsum) تھا جو موجودہ شہر عدوا (Adowa) کے قریب واقع ہے اور اب تک ایک مقدس شہر کی صورت میں آباد چلا آتا ہے۔ اکسوم ان دنوں میں ایک بڑی طاقتور حکومت کا مرکز تھا اور اس وقت کے نجاشی کا ذاتی نام اصحمہ تھا۔ جو ایک عادل بیدار مغز اور مضبوط بادشاہ تھا۔ بہرحال جب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ جن جن سے ممکن ہو حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر ماہ رجب 5 نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اُن میں سے زیادہ معروف کے نام یہ ہیں: حضرت عثمان بن عفان اور ان کی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عبدالرحمن بن عوف، زبیر ابن العوام، ابوحذیفہ بن عتبہ، عثمان بن مظعون، مصعب بن عمیر، ابوسلمہ بن عبدالاسد اور ان کی زوجہ اُمّ سلمہ۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ان ابتدائی مہاجرین میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو قریش کے طاقتور قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور کمزور لوگ کم نظر آتے ہیں جس سے دو باتوں کا پتا چلتا ہے۔ اوّل یہ کہ طاقتور قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی قریش کے مظالم سے محفوظ نہ تھے۔ دوسرے یہ کہ کمزور لوگ مثلاً غلام وغیرہ اس وقت ایسی کمزوری اور بے بسی کی حالت میں تھے کہ ہجرت کی بھی طاقت نہ رکھتے تھے۔

جب یہ مہاجرین جنوب کی طرف سفر کرتے ہوئے شعیبہ پہنچے جو اُس زمانہ میں عرب کا ایک بندرگاہ تھا تو اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ ان کو ایک تجارتی جہاز مل گیا جو حبشہ کی طرف روانہ ہونے کو بالکل تیار تھا؛ چنانچہ یہ سب امن سے اس میں سوار ہو گئے اور جہاز روانہ ہو گیا۔ قریشِ ملّہ کو اُن کی ہجرت کا عِلم ہوا تو سخت برہم ہوئے کہ یہ شکار مفت میں ہاتھ سے نِکل گیا۔ چنانچہ انہوں نے ان مہاجرین کا پیچھا کیا مگر جب ان کے آدمی ساحل پر پہنچے تو جہاز روانہ ہو چکا تھا، اس لئے خائب وخاسر واپس لوٹ آئے۔ حبشہ میں پہنچ کر مُسلمانوں کو نہایت امن کی زندگی نصیب ہوئی اور خُدا خدا کرکے قریش کے مظالم سے چھٹکارا ملا۔

قریش کے اسلام کی جھوٹی افواہ اور بعض مہاجرین حبشہ کی واپسی

لیکن جیسا کہ بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے ابھی ان مہاجرین کو حبشہ میں گئے زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک اُڑتی ہوئی افواہ ان تک پہنچی کہ تمام قریش مسلمان ہو گئے ہیں ملّہ میں اب بالکل اَمن وامان ہے۔ اس خبر کا یہ نتیجہ ہوا کہ اکثر مہاجرین بلاسوچے سمجھے واپس آ گئے۔ جب یہ لوگ ملّہ کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط تھی۔ اب ان کیلئے بڑی مصیبت کا سامنا تھا۔ بالآخر بعض تو راستہ میں سے ہی واپس لوٹ گئے اور بعض چھپ چھپ کر یا کسی ذی اثر اور طاقتور شخص کی حمایت میں ہو کر ملّہ میں آ گئے۔ یہ شوال 5 نبوی کا واقعہ ہے یعنی آغاز ہجرت اور مہاجرین کی واپسی کے درمیان صرف ڈھائی تین ماہ کا فاصلہ تھا کیونکہ جیسا کہ ہم اُوپر بیان کر چکے ہیں حبشہ کی ہجرت رجب کے مہینہ میں ہوئی تھی اور مہاجرین کی مزعومہ واپسی کی تاریخ شوال بیان کی گئی ہے۔

گو حقیقۃً یہ افواہ بالکل جھوٹی اور بے بنیاد تھی جو مہاجرینِ حبشہ کو واپس لانے اور ان کو تکلیف میں ڈالنے کی غرض سے قریش نے مشہور کر دی ہوگی بلکہ زیادہ غور سے دیکھا جاوے تو اس افواہ اور مہاجرین کی واپسی کا قصّہ ہی بے بنیاد نظر آتا ہے لیکن اگر اسے صحیح سمجھا جاوے تو ممکن ہے کہ اس کی تہ میں وہ واقعہ ہو جو بعض احادیث میں بیان ہوا ہے اور وہ جیسا کہ بخاری میں آتا ہے یہ ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحنِ کعبہ میں سورۃ نجم کی آیات تلاوت فرمائیں۔ اس وقت وہاں کئی ایک رؤساءِ کفّار بھی موجود تھے اور بعض مُسلمان بھی تھے۔ جب آپؐ نے سُورۃ ختم کی تو آپؐ نے سجدہ کیا اور آپؐ کے ساتھ ہی تمام مسلمان اور کافر بھی سجدہ میں گِر گئے۔ کفّار کے سجدہ کی وجہ حدیث میں بیان نہیں ہوئی، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت پُر اثر آواز میں آیات الٰہی کی تلاوت فرمائی اور وہ آیات بھی ایسی تھیں جن میں خصوصیت کے ساتھ خدا کی وحدانیت اور اس کی قدرت وجبروت کا نہایت فصیح وبلیغ رنگ میں نقشہ کھینچا گیا تھا اور اس کے احسانات یاد دلائے گئے تھے اور پھر ایک نہایت پُر رعب و پُر جلال کلام میں قریش کو ڈرایا گیا تھا کہ اگر وہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے تو ان کا وہی حال ہوگا جو اُن سے پہلے اُن قوموں کا ہوا جنہوں نے خُدا کے رسولوں کی تکذیب کی اور پھر آخر میں ان آیات میں حکم دیا گیا تھا کہ آؤ اور اللہ کے سامنے سجدہ میں گر جاؤ اور ان آیات کی تلاوت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مسلمان یکلخت سجدہ میں گِر گئے تو اس کلام اور اس نظّارہ کا ایسا ساحرانہ اثر قریش پر ہوا کہ وہ بھی بے اختیار ہوکر مُسلمانوں کے ساتھ سجدہ میں گر گئے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ ایسے موقعوں پر ایسے حالات کے ماتحت جو اُوپر بیان ہوئے ہیں بسا اوقات انسان کا قلب مرعوب ہو جاتا ہے اور وہ بے اختیار ہو کر ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے جو دراصل اس کے اصول و مذہب کے خلاف ہوتی ہے، چنانچہ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات ایک سخت اور ناگہانی آفت کے وقت ایک دہریہ بھی ’’اللہ اللہ‘‘ یا ’’رام رام‘‘ پکار اُٹھتا ہے اور قریش تو دہریہ نہ تھے بلکہ بہرحال خدا کی ہستی کے قائل تھے۔ پس جب اس پُر رعب و پُر جلال کلام کی تلاوت کے بعد مُسلمانوں کی جماعت یکلخت سجدہ میں گر گئی تو اس کا ایسا ساحرانہ اثر ہوا کہ ان کے ساتھ قریش بھی بے اختیار ہو کر سجدہ میں گِر گئے۔ لیکن ایسا اثر عموماً وقتی ہوتا ہے اور انسان پھر جلد ہی اپنی اصل کی طرف لوٹ جاتا ہے، چنانچہ یہاں بھی ایسا ہی ہوا اور سجدہ سے اُٹھ کر قریش پھر وہی بُت پرست کے بُت پرست تھے۔

بہرحال یہ ایک واقعہ ہے جو صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ پس اگر مہاجرینِ حبشہ کی واپسی کی خبر دُرست ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد قریش نے جو مہاجرینِ حبشہ کے واپس لانے کیلئے بیتاب ہو رہے تھے اپنے اس فعل کو آڑ بنا کر خود ہی یہ افواہ مشہور کر دی ہوگی کہ قریشِ ملّہ مسلمان ہو گئے ہیں اور یہ کہ اب ملہ میں مُسلمانوں کیلئے بالکل اَمن ہے اور جب یہ افواہ مہاجرین حبشہ تک پہنچی تو وُہ طبعاً اُسے سُن کر بہت خوش ہوئے اور سنتے ہی خوشی کے جوش میں واپس آ گئے لیکن جب وہ ملہ کے پاس پہنچے تو حقیقت امر سے آگاہی ہوئی جس پر بعض تو چھپ چھپ کر اور بعض کسی طاقتور اور صاحبِ اثر رئیس قریش کی حفاظت میں ہو کر ملّہ میں آ گئے اور بعض واپس چلے گئے۔ پس اگر قریش کے مُسلمان ہو جانے کی افواہ میں کوئی حقیقت تھی تو وہ صرف اسی قدر تھی جو سورۃ نجم کی تلاوت پر سجدہ کرنے والے واقعہ میں بیان ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔

بہرحال اگر مہاجرین حبشہ واپس آئے بھی تھے تو اُن میں سے اکثر پھر واپس چلے گئے اور چونکہ قریش دن بدن اپنی ایذاء رسانی میں ترقی کرتے جاتے تھے اور ان کے مظالم روز بروز بڑھ رہے تھے اس لئے آنحصرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر دُوسرے مسلمانوں نے بھی خفیہ خفیہ ہجرت کی تیاری شروع کر دی اور موقع پا کر آہستہ آہستہ نکلتے گئے۔ یہ ہجرت کا سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ بالآخر ان مہاجرین حبشہ کی تعداد ایک سو ایک تک پہنچ گئی جن میں اٹھارہ عورتیں بھی تھیں اور ملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت ہی تھوڑے مسلمان رہ گئے۔ اس ہجرت کو بعض مؤرخین ہجرت حبشہ ثانیہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 146 تا 149، مطبوعہ 2006 قادیان)

اعلان دعا

مکرم جاوید احمد صاحب جماعت احمدیہ جیند (ہریانہ) اپنی صحت وسلامتی، بچوں کی دینی ودنیوی ترقیات کیلئے، نیز اپنے بڑے بھائی مکرم لیاقت احمد صاحب امیر جماعت ضلع جیند ہریانہ جو کہ ہاتھوں کی الرجی میں مبتلا ہیں کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (آزاد حسین، انسپکٹر بدر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا ❁ نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا ❁ کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار ❁ جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب ❁ کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(566) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں فیاض علی صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جماعت کپورتھلہ دُنیا میں سب سے پہلی احمدی جماعت ہے یہ وہ جماعت ہے جس کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریری پیشگوئی موجود ہے اور اخبار میں بھی شائع ہو چکی ہے کہ ’’جماعت کپورتھلہ دنیا میں بھی میرے ساتھ رہی ہے اور قیامت کو بھی میرے ساتھ ہوگی‘‘ خدا گواہ ہے۔ مَیں نے اس کو فخر سے نہیں عرض کیا محض خدا کی نعمت کا اظہار کیا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس کے متعلق سیرۃ المہدی کی روایت نمبر 79 میں بھی ذکر گذر چکا ہے۔ نیز اس وقت بوقت تحریر حصّہ سوم میاں فیاض علی صاحب مرحوم فوت ہو چکے ہیں۔

(567) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک روز کا واقعہ ہے کہ ایک دودھ کا بھرا ہوا لوٹا حضور کے سرہانے رکھا ہوا تھا۔ خاکسار نے اُسے پانی سمجھ کر ہلا کر جیسا کہ لوٹے کو دھوتے وقت کرتے ہیں پھینک دیا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ دودھ تھا تو مجھے سخت ندامت ہوئی لیکن حضور نے بڑی نرمی اور دلجوئی سے فرمایا اور بار بار فرمایا۔ کہ بہت اچھا ہوا کہ آپ نے اُسے پھینک دیا۔ دودھ اب خراب ہو چکا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ علاوہ دلداری کے حضرت صاحب کا منشاء یہ ہوگا، کہ لوٹے وغیرہ کی قسم کے برتن میں اگر دودھ زیادہ دیر تک پڑا رہے تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبد العزیز صاحب حضرت صاحب کے پُرانے مخلصین میں سے ہیں اور اب ایک عرصہ سے پٹوار کے کام سے ریٹائر ہو کر قادیان میں سکونت پذیر ہو چکے ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ منشی عبد العزیز صاحب کی بہت سی روایات مجھے مکرم مرزا عبد الحق صاحب وکیل گورداسپور نے لکھ کر دی ہیں۔ فَجَزَاہُ اللہُ خَیْرًا

(568) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا۔ کہ ایک شخص مسمی سانوں ساکن سیکھواں نے میرے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ اب وہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہیں۔ ان کو نزول الماء کی بیماری تھی۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کو آنکھیں دکھائیں تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے پانی آکر بینائی بالکل جاتی رہے گی تو پھر ان کا علاج کیا جائے گا۔ ان کو اس سے بہت صدمہ ہوا۔ اسکے بعد انہوں نے یہ طریق اختیار کیا کہ جب کبھی وہ قادیان آتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بیٹھنے کا موقعہ پاتے تو حضور کا شملہ مبارک اپنی آنکھوں سے لگا لیتے۔ کچھ عرصہ میں ہی ان کی بیماری نزول الماء جاتی رہی اور جب تک وہ زندہ رہے ان کی آنکھیں درست رہیں۔ کسی علاج وغیرہ کی ضرورت پیش نہ آئی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر یہ روایت درست ہے تو اس قسم کی معجزانہ شفا کے نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بھی کثرت سے ملتے ہیں اور حدیث میں ان کا ذکر موجود ہے۔

(569) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عمر تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا اس پر وہ الہامی نسخہ جو **’’زدجام عشق‘‘** کے نام سے مشہور ہے۔ بنوا کر استعمال کیا۔ چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ بھی فرماتے تھے کہ مَیں نے یہ نسخہ ایک بے اولاد امیر کو کھلایا تو خدا کے فضل سے اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس پر اس نے ہیرے کے کڑے ہمیں نذر دیئے۔

نسخہ زدجام عشق یہ ہے جس میں ہر حرف سے دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے۔

زعفران، دارچینی، جائفل، افیون، مشک ــــــ، عقرقرحا، شنگرف، قرنفل یعنی لونگ، ان سب کو ہموزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سمّ الفار میں چرب کر کے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔

الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سُنی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نسخہ ہی الہام ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضور کو بتایا اور پھر الہام نے اسے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل نے بیان کیا کہ روغن سمّ الفار کی مقدار اجزاء کی مقدار سے ڈھائی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی اگر یہ اجزاء ایک ایک تولہ کی صورت میں جمع کئے جائیں تو روغن سم الفار ڈھائی تولہ ہوگا اور اسی طرح مولوی صاحب نے بیان کیا کہ ان اجزاء میں بعض اوقات مروارید بھی اسی نسبت سے یعنی فی تولہ جزو پرڈھائی تولہ مروارید زیادہ کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ روغن سمّ الفار اس طرح تیار کروایا کرتے تھے کہ مثلاً ایک تولہ سم الفار کو باریک پیس کر اُسے دو سیر دودھ میں حل کر کے دہی کے طور پر جاگ لگا کر جما دیتے تھے اور پھر اس دہی کو بلو کر جو مکھن نکلتا تھا اسے بصورت گھی صاف کر کے استعمال کرتے تھے اور نسخہ میں جو روغن سم الفار کی مقدار بتائی گئی ہے وہ اسی روغن سمّ الفار کی مقدار ہے نہ کہ خود سم الفار کی اور تیار شدہ دوائی کی خوراک نصف رتی سے ایک رتی تک ہے جو دن رات میں ایک دفعہ کھائی جاتی ہے اور کبھی کبھی ناغہ بھی کرنا چاہئے۔

(570) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور الہام ہے کہ **نزلت الرحمۃ علی الثلاثۃ۔ اَلْعَیْنِ وَعَلَی الْاُخْرَیَین**۔ یعنی تمہارے تین اعضاء پر خدائی رحمت کا نزول ہے۔ ایک ان میں سے آنکھ ہے اور دو اور اعضاء ہیں۔ فرماتے تھے۔ دوسرے دو اعضاء کا نام الہام میں اس لئے نہیں لیا گیا کہ ان کا نام بھی عَین ہی معلوم ہوتا ہے ایک تو گھٹنے جسے عربی میں عَین کہتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک میں دُعا مشہور ہے کہ **’’دیدے گھٹنے سلامت رہیں‘‘** اور دوسرے عین انسان کے عقل و حواس کو بھی کہتے ہیں۔ پس آنکھ گھٹنے اور عقل وحواس آپ کے مرتے دم تک خدا کے فضل وکرم سے ہر نقص اور مرض سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ دوسرے دو اعضاء کے متعلق صرف استدلال ہے، تصریح نہیں۔ تصریح صرف آنکھ کے متعلق ہے۔

(571) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا کہ اپنے مخلصین کی بیماری میں ان کی عیادت کیلئے تشریف لے جایا کرتے تھے چنانچہ منشی محمد اکبر صاحب مرحوم بٹالہ والے جب اپنی مرض الموت میں قادیان میں بیمار ہوئے تو آپ ان کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں محمد اکبر صاحب مرحوم بہت مخلص اور شیدائی تھے اور غالباً بٹالہ میں دکانداری یا ٹھیکہ کا کام کرتے تھے۔ آخری بیماری میں وہ قادیان آگئے تھے اور غالباً انہیں اس جگہ رکھا گیا تھا جہاں اب مدرسہ احمدیہ ہے۔

(572) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا۔ کہ حضرت صاحب نے بہت مرتبہ زبانِ مبارک سے فرمایا کہ میں نے بارہا بیداری میں ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے اور کئی حدیثوں کی تصدیق آپ سے براہِ راست حاصل کی ہے خواہ وہ لوگوں کے نزدیک کمزور یا کم درجہ کی ہوں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ بیداری کی ملاقات سے کشف مراد ہے اور حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ کئی ایسی حدیثیں ہیں جو محدّثین کے نزدیک کمزور ہیں مگر درحقیقت وہ درست اور صحیح ہیں۔

(573) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ کئی مرتبہ حضور علیہ السلام نے اپنی تقاریر میں فرمایا کہ حضرت پیرانِ پیر بڑے اولیاء اللہ میں سے ہوئے ہیں لیکن ان کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیشگوئی نہیں ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پیرانِ پیر سے سید عبد القادر جیلانیؒ مراد ہیں اور جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں گذشتہ مجددینِ امت محمدیہ میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سید عبد القادر صاحب جیلانیؒ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت تھی اور فرماتے تھے کہ میری روح کو ان کی روح سے خاص جوڑ ہے۔

(574) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غالباً 1892ء میں ایک دفعہ خارش کی تکلیف بھی ہوئی تھی۔ اس واقعہ کے بہت عرصہ بعد ایک دفعہ ہنس کر فرمانے لگے کہ خارش والے کو کھجانے سے اتنا لطف آتا ہے کہ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ ہر بیماری کا اجر انسان کو آخرت میں ملے گا سوائے خارش کے کیونکہ خارش کا بیمار دُنیا میں ہی اس سے لذت حاصل کر لیتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خارش کی تکلیف مرزا عزیز احمد صاحب کی پیدائش پر ہوئی تھی۔ جو غالباً 1891ء کا واقعہ ہے۔ اس کا ذکر روایت نمبر 262 میں بھی ہو چکا ہے۔

(575) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مکرم منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ رزق کی تنگی بسا اوقات ایمان کی کمزوری کا موجب ہو جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ دنیا میں مصائب اور مشکلات سے کوئی خالی نہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام اور خدا کے اولیاء کرام بھی اس سے خالی نہیں رہتے مگر انبیاء اور اولیاء کی تکالیف کا سلسلہ رُوحانی ترقیات کا باعث ہوتا ہے اور دنیاداروں پر جو مصائب اور مشکلات کا سلسلہ آتا ہے وہ ان کی شامتِ اعمال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ جب تک مصائب و آلام بصورت انعام نظر نہ آنے لگیں اور ان سے ایک لذت اور سرور حاصل نہ ہو اس وقت تک کوئی شخص حقیقی مومن نہیں کہلا سکتا۔

(576) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بذریعہ تحریر ذکر کیا کہ ایک دفعہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قصر نماز کے متعلق سوال کیا۔ حضور نے فرمایا۔ جس کو تم پنجابی میں وانڈھا کہتے ہو بس اس میں قصر ہونا چاہئے۔ مَیں نے عرض کیا کہ کیا کوئی میلوں کی بھی شرط ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ بس جس کو تم وانڈھا کہتے ہو وہی سفر ہے جس میں قصر جائز ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں سیکھواں سے قادیان آتا ہوں۔ کیا اس وقت نماز قصر کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہاں، بلکہ میرے نزدیک اگر ایک عورت قادیان سے ننگل جائے تو وہ بھی قصر کر سکتی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ سیکھواں قادیان سے غالباً چار میل کے فاصلہ پر ہے اور ننگل تو شاید ایک میل سے بھی کم ہے۔ ننگل کے متعلق جو حضور نے قصر کی اجازت فرمائی ہے، اس سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ جب انسان سفر کے ارادہ سے قادیان سے نکلے تو خواہ ابھی ننگل تک ہی گیا ہو اس کیلئے قصر جائز ہو جائے گا یہ مراد نہیں ہے کہ کسی کام کیلئے صرف ننگل تک آنے جانے میں قصر جائز ہو جاتا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ ننگل تک آنے جانے کو صرف عورت کیلئے سفر قرار دیا ہو کیونکہ عورت کمزور جنس ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

جلسہ سالانہ ایک منفرد اجتماع ہے جو جماعت کے ممبران کو یہ احساس دلاتا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنی اخلاقی اور روحانی حالت کو بہتر بنائیں

جلسہ کے دوران، وقفوں میں اور رات کو بھی اپنی نمازوں میں کثرت سے ذکر الٰہی کریں اور دعا کریں کہ اَے اللہ

- ہم اس جلسے میں تیری رضا حاصل کرنے اور تیرے ذکر کو بڑھانے اور تیری محبت کے حصول کیلئے شریک ہوئے ہیں
- ہمیں وہ تمام برکات عطا فرما جو تو نے اس جلسہ کیلئے مخصوص کی ہیں اور ہمارے اندر وہ پاکیزہ تبدیلی پیدا کر جس کی تو ہم سے خواہش کرتا ہے

- پنجگانہ نمازیں باقاعدگی سے اور باجماعت ادا کریں • اللہ کے ساتھ مخلص تعلق قائم کرنے کیلئے مسلسل کوشش کریں • خلافت کے ساتھ مضبوط اور ذاتی تعلق پیدا کریں
- اپنے بچوں کو الٰہی نظام کی بنیادی اہمیت کی تعلیم دیں • ایم ٹی اے کو کثرت سے دیکھیں • میرے جمعہ کے خطبات کو سنیں • خلافت کیلئے وقف رہیں

جماعت احمدیہ برازیل کے 27ویں جلسہ سالانہ منعقدہ مورخہ 24 تا 26/ستمبر 2021ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

اسلام آباد (یو.کے)

13-09-2021

پیارے ممبران جماعت احمدیہ مسلمہ برازیل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے نہایت خوشی ہے کہ آپ 24 سے 26 ستمبر 2021ء کو اپنے جلسہ سالانہ کا انعقاد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کے جلسے کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور تمام شرکاء کو بے پناہ روحانی برکتیں حاصل ہوں اور وہ نیکی اور تقویٰ میں سبقت لے جانے والے ہوں۔

جلسہ سالانہ ایک منفرد اجتماع ہے جو جماعت کے ممبران کو یہ احساس دلاتا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنی اخلاقی اور روحانی حالت کو بہتر بنائیں جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفصیل سے بیان کیا ہے تا کہ ہم اپنے خالق حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کو ادا کرنے والے بن سکیں۔

ہر وہ شخص جو جلسہ میں بذات خود شرکت کر رہا ہے یا virtually اس میں شامل ہو رہا ہے اس امر کو ذہن میں رکھے کہ آپ کا مقصد صرف اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ ہر ایک کو کثرت سے ذکر الٰہی میں مشغول ہونا چاہیے اور جلسہ میں شرکت کا حقیقی مقصد صرف یہی ہونا چاہیے۔

جلسہ کے دوران، وقفوں میں اور رات کو بھی اپنی نمازوں میں کثرت سے ذکر الٰہی کریں اور پختہ عہد کریں کہ اے اللہ ہم اس جلسے میں نیک نیتی کے ساتھ شامل ہوئے ہیں جس کا قیام تیرے خاص کرم اور فرمان سے ہوا۔ ہم اس جلسے میں تیری رضا حاصل کرنے اور تیرے ذکر کو بڑھانے اور تیری محبت کے حصول کیلئے شریک ہوئے ہیں۔

ہمیں وہ تمام برکات عطا فرما جو تو نے اس جلسہ کیلئے مخصوص کی ہیں اور ہمارے اندر وہ پاکیزہ تبدیلی پیدا کر جس کی تو ہم سے خواہش کرتا ہے اور جس کیلئے تو نے اپنے حقیقی عبد حضور ﷺ کو اس دنیا میں بھیجا ہے تا ہم خلوص دل سے اس کے ہاتھ پر بیعت کر سکیں۔

موجودہ covid کی صورتحال کے دوران آپ کو اپنی روحانی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اپنے گھروں کو اللہ کی عبادت کی جگہ بنائیں۔ اپنی کوششوں کو پنجگانہ نمازیں باقاعدگی سے اور باجماعت ادا کرنے پر مرکوز رکھیں۔ اللہ کے ساتھ مخلص اور خاص تعلق قائم کرنے کیلئے مسلسل کوشش کریں۔ خلافت کے ساتھ مضبوط اور ذاتی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس الٰہی نظام کی بنیادی اہمیت کی تعلیم دیں۔ اس سلسلے میں آپ ایم ٹی اے کو کثرت سے دیکھیں اور خاص طور پر میرے جمعہ کے خطبات کو اور ایسے ہی دیگر مواقع پر دیے گئے میرے خطابات کو سنیں۔

یاد رکھیں کہ معاشرے کی ترقی، اسلام کا پھیلاؤ اور درحقیقت عالمی امن کا قیام، یہ سب بنیادی طور پر خلافت احمدیہ کے قیام سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس لیے برازیل کی جماعت کے ارکان کو ہمیشہ خلافت کیلئے وقف اور اس کا وفادار رہنا چاہیے۔

مَیں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ covid وائرس نے لوگوں کو خدا کی طرف لوٹنے کے بارے میں سوچنے پر مجبور کیا ہے۔ ہم سب کو پوری دنیا کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو اس وائرس کے مضر اثرات سے بچائے۔ ان حالات میں نہ صرف اپنی اصلاح ضروری ہے بلکہ تبلیغ میں اپنی کوششوں کو بڑھانا بھی ضروری ہے۔ ہمیں دنیا والوں کو یہ سمجھانا چاہیے کہ وہ خدا کی طرف رجوع کریں اور یہ مان لیں کہ حقیقی زندگی وہی ہے جو آخرت کی ہے۔

میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ تبلیغ کا میدان اب بھی کھلا ہے اور آپ برازیل کے تمام باشندوں تک تبلیغ اور اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کیلئے اپنے اختیار میں موجود تمام options اور ذرائع استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسے کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور آپ سب کو اپنی بیعت کی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ہمیشہ خلافت احمدیہ کے وفادار رہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں تقویٰ، نیکی اور اسلام و انسانیت کی خدمت کی روح کو بڑھاتا چلا جائے۔ آپ سب پر اللہ کا فضل ہو۔ آمین۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14/جنوری 2022)

رمضان المبارک اور وقف جدید

الحمد للہ ! رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اب رمضان کا مہینہ ہے اور یہ مضمون جو دراصل تو وقف جدید کیلئے شروع کیا گیا تھا مَیں اس کو رمضان کے ساتھ ملانا چاہتا ہوں تا کہ رمضان کی برکتوں میں وقف جدید اور وقف جدید کی برکتوں میں رمضان کی برکتیں شامل ہو جائیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 2/جنوری 1998)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اگر اسلام کی تائید میں تم اپنی سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو فوراً تمہارے اپنے لئے بھی قدرت کا ہاتھ نمودار ہو جاتا ہے۔ اس راہ میں خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا۔ اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 613)

جملہ افراد جماعت سے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں اپنے وعدہ جات کے مطابق مکمل ادائیگی کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے نیز اللہ تعالیٰ جملہ افراد جماعت کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید بھارت)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے
جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے
دعا کو کمال تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8/مارچ 2013ء)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس دنیا کی حسنہ آخرت کی حسنہ کا بھی باعث بنتی ہے۔ اگر اس دنیا میں ہر چیز جس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور باطن بھی اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا دلانے والا ہے تو آخرت میں بھی ایسی حسنہ ملے گی جس کا ظاہر بھی اچھا ہو اور باطن بھی اچھا ہو۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 8/مارچ 2013ء)

طالب دعا : محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی - ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیر بھوم، بنگال)

ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کا کہا ہے، سوائے اس کہ جو زینت خود بخود ظاہر ہو جائے

یہاں خود بخود ظاہر ہونے والی زینت سے مراد ظاہری قد کاٹھ، ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں

لباس کے معاملہ میں محرم رشتوں کے سامنے بھی حیادار لباس ضروری ہے

یہ احمدی عورتوں پر، احمدی ماں باپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک نظام کے تحت

ان کو اپنی اولادیں دین کی خدمت کیلئے پیش کرنے کا موقع میسر ہے، جنہوں نے پیش کر دیئے ان کو اب مَیں کہتا ہوں کہ ان کی تربیت کریں

اے احمدی عورتو اور بچیو! اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنے آپ کو تقویٰ پر قائم رکھنے کا عہد کرنے والیو! اپنے آپ کو دنیا کی لہو ولعب سے دور رکھنے کا اعلان کرنے والیو! اپنی زینت کی قرآن حکیم کے حکم کے مطابق حفاظت کا اعلان کرنے والیو! اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والیو! اپنے مالوں کو دنیا کی لذات کے بجائے دین کے پھیلانے پر خرچ کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کیلئے وقف کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں، کس حد تک اپنے آپ کو اس کی مغفرت اور رضوان کی چادر میں لپیٹ رہی ہیں

اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور مرد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مغفرت اور اس کی رضوان کے حصول کیلئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والا ہو

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 29 جون 2013ء بمقام کالسروئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ○

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ○ سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ؕ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ○

(الحدید: 21، 22)

اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ زندگی اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سی بڑھتی ہے پھر تو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی۔ جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکہ کا ایک عارضی سامان ہے۔ اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جسکی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے۔ جو ان لوگوں کیلئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اسکے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

یہ آیات جن کی مَیں نے تلاوت کی ہے یہ وہی آیات ہیں جو اس اجلاس کے شروع میں بھی آپ کے سامنے تلاوت کی گئیں۔ ان آیات میں مومنین اور غیر مومنین کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے یعنی دنیا داروں کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ براہ راست یہ ذکر کیا لیکن پہلی آیت جو میں نے تلاوت کی اسکے آخر میں جو نتیجہ نکالا گیا ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ صرف دنیا کے حصول کیلئے ان باتوں کو اپنانے سے بچ کر انسان خدا تعالیٰ کی رضا اور مغفرت حاصل کرنے والا بن سکتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لیں کہ یہی باتیں دنیا دار کو خدا تعالیٰ سے دُور لے جاتی ہیں اور یہی باتیں ایک مومن کو خدا تعالیٰ کا قرب بھی دلا سکتی ہیں اور اس زمانے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے ان باتوں کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ یہی زمانہ ہے جس میں دنیا داری کی چمک دمک اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور انسان اس کی طرف اس طرح دوڑ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی غافل ہو رہا ہے بلکہ مسلمان کہلانے والے بھی دین کو چھوڑ کر دنیا کی طرف راغب ہو رہے ہیں کہ اپنے مقصد پیدائش کو بھی بھولتے چلے جا رہے ہیں۔

سورہ جمعہ میں بھی جس میں مسیح موعود کی آمد کا ذکر ہے اسکے آخر میں مسلمانوں کو یہی توجہ دلائی گئی ہے کہ تم بھی دنیا داری کی طرف جاتے ہوئے اپنے فرائض کو بھول رہے ہو، اپنی عبادتوں کو چھوڑ رہے ہو۔ حالانکہ اس کھیل کود اور دنیا داری سے بڑھ کر فائدے اور رزق اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود ہیں جن کو تم حاصل کر سکتے ہو۔

پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم تقویٰ کو چھوڑ کر دنیا داری کے پیچھے چل پڑے ہو۔ تمہاری عقلیں ہی ماری گئیں ہیں۔ پس یقیناً دنیا داروں کی عقلیں ماری جاتی ہیں تو وہ تقویٰ سے دُور ہٹتے ہیں اور دنیا کی جاہ و حشمت اور چکا چوند انہیں سب سے بڑی attraction یا دلچسپی اور فائدے کی چیز نظر آتی ہے۔ پس ایسے لوگ مومن کبھی نہیں ہو سکتے۔

اب ان آیات کے حوالے سے میں مختصراً اُن باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے دنیا دار کی نشانیاں بتائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سن لو اور غور سے سن لو کہ یہ زندگی جو تم دنیا میں گزار رہے ہو اگر تمہیں اعلیٰ مقاصد سے غافل کر رہی ہے تو صرف لہو و لعب ہے یعنی کھیل کود ہے۔ لہو کھیل کود کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھا کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ اور لَعب بھی تقریباً یہی معنی دیتا ہے لیکن اس کے معنوں میں زیادہ عموم ہے، زیادہ وسیع معنی ہو جاتے ہیں۔ بعض کھیل کود تو فائدہ مند بھی ہوتے ہیں اگر حد اعتدال کے اندر رہ کر کھیلے جائیں، اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والے نہ ہوں، ہر وقت صرف کھیل کود کی طرف ہی دھیان نہ ہو۔ لیکن یہ ایسا کھیل کود ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بالکل ہی لغو اور بیہودہ کام ہیں جو انسان کو بالکل با مقصد زندگی سے دور کر دیتے ہیں اور پھر اتنا دور انسان چلا جاتا ہے کہ اس پر دوام اختیار کر کے مستقل اسی پر چلتے ہوئے اپنے مقصد حیات کو بھول جاتا ہے۔ انسان خود اپنے آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف واپسی کے سارے راستے بند کر لیتا ہے۔

آج آپ دیکھ لیں دنیا کی گناہ آلود زندگی اس لہو ولعب کا نتیجہ ہے اور واپسی کے سب راستے بھی بند ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں کئے خود لوگوں نے اپنے اوپر بند کر لئے ہیں۔ مثلاً جوا ہے تو اس کے کھیلنے کیلئے بھی نئے سے نئے طریقے ایجاد ہوئے ہوئے ہیں۔ ہر جگہ، ہر سروس اسٹیشن پر، مارکیٹوں میں جوئے کی مشینیں لگی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اور تو اور بعض کھیلیں، کھیل کھیل میں بچوں کو جوا سکھا رہی ہوتی ہیں۔ پھر ہر قسم کی کھیل ہے جو جسمانی صحت کیلئے ضروری ہے لیکن اس پر بھی شرطیں لگ رہی ہوتی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں لوگ اس میں رقمیں ہار رہے ہوتے ہیں اور رقمیں ہار کر دیوالیہ ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ پتہ ہوتا ہے کہ سب کچھ لٹ رہا ہے لیکن ایسی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں، دنیا داری میں ایسے ڈوب جاتے ہیں کہ ہوش ہی نہیں ہوتی کہ سب کچھ جو ہمارا ختم ہو رہا ہے ہم اس کو سنبھالنے کی فکر کریں۔ پھر fun کے نام پر ہلّڑ بازی اور ناچ گانے ہیں۔ لڑکے لڑکیاں گروپ بنا کر پھرتے ہیں ایک دوسرے پر پھبتیاں کستے ہیں۔ گروپوں کی صورت میں ایک دوسرے کا مذاق اڑایا جاتا ہے، استہزاء کئے جاتے ہیں اور یہ باتیں نوجوانوں میں اتنی زیادہ راہ پاتی جا رہی ہیں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اب اس کی فکر ہونی شروع ہو گئی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی یہ فکر بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ تو اس قسم کی تمام چیزیں جو دنیاوی ہاؤ ہُو اور چمک دمک کی طرف لے جاتی ہیں لہو ولعب ہیں اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے مقصد اور زندگی کے انعام کا ضیاع ہے۔ زندگی تو اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے۔ انسان کو جس سے فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن اسی انعام سے انسان اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔

پھر اس لہو ولعب کے بعد جس چیز کا اس آیت میں ذکر فرمایا وہ زینت کا اظہار ہے یعنی ظاہری سج دھج۔ اس میں لباس کی سج دھج بھی ہے، میک اَپ کی زینت بھی ہے، گھروں کی خوبصورتی اور انہیں سجانا بھی ہے۔ غرض کہ ہر قسم کی ظاہری خوبصورتی ہے اور زینت کا اظہار خاص طور پر عورتوں میں بہت ہوتا ہے۔ بعض میک اَپ سے زینت کر رہی ہوتی ہیں اور بعض زیوروں سے اپنے آپ کو لاد کر زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض مہنگے قسم کے لباس پہن کر زینت کے سامان کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض فیشن ایبل کپڑے پہن کر جس سے ان کے جسم نمایاں ہوں زینت کر رہی ہوتی ہیں اور پھر آج کل اس زینت نے زینت کے نام پر بے حیائی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ شرم و حیا کی تمام حدوں کو پامال کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا لباس بے حیائی والا لباس ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پھر بڑے بڑے اشتہاری بورڈز کے ذریعہ سے، ٹی وی پر اشتہارات کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ پر اشتہارات کے ذریعہ سے بلکہ اخباروں کے ذریعہ سے بھی اشتہار دیئے جاتے ہیں کہ شریف آدمی کی اس پر نظر پڑ جاتی تو شرم سے نظر جھک جاتی ہے اور جھکنی چاہئے۔ یہ سب کچھ ماڈرن

سوسائٹی کے نام پر، روشن خیالی کے نام پر ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا یہ زینت اب بے حیائی بن چکی ہے یعنی زینت کے نام پر بے حیائی کی اشتہار بازی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا دار کی ایک بہت بڑی بیماری فخر کرنا ہے۔ کہیں دولت پر فخر ہے۔ کہیں خاندان پر فخر ہے۔ کہیں اچھی کار پاس ہونے پر فخر ہے کہ میں نے نئے ماڈل کی کار لے لی یا مہنگی قسم کی کار لے لی۔ کہیں گھر بڑا ہونے پر فخر ہے۔ حتی کہ جیسا کہ مَیں نے کہا بعض کو اپنے فیشن ایبل ہونے پر بھی فخر ہے اور اس حد تک فیشن ایبل ہونا کہ فیشن کے نام پر برائے نام لباس اور حیا کے مٹ جانے پر بھی فخر ہے۔ اس میں مرد اور عورت سب شامل ہیں۔ مرد یہ کہتے ہیں کہ ہماری بیوی فیشن ایبل ہونی چاہئے، چاہے حیا نظر آئے یا نہ نظر آئے۔

پھر دنیا دار کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دنیا دار نیکی میں آگے بڑھنے کی دوڑ میں شامل ہونے کی فکر نہیں کرتے بلکہ دنیا دار کو فکر ہوتی ہے تو یہ کہ میں اولاد میں آگے بڑھ جاؤں۔ میری بیٹے فلاں رشتہ دار سے زیادہ ہیں۔ اولاد کی نیکی کی فکر نہیں ہوتی بلکہ لڑکے ہونے کی فکر ہوتی ہے اور اگر لڑکیاں ہوں تو پھر ماں باپ دونوں کو فکر ہو رہی ہوتی ہے۔ اس بات پر فخر ہوتا ہے کہ ہمارا بیٹا ہے، ہمارے کاروبار کو آگے چلائے گا۔ ہمارے بزنس کو پتہ نہیں کہاں سے کہاں تک لے جائے گا۔ یہ ان کی خواہشات ہوتی ہیں۔ ہماری نسل اس سے چلے گی۔ یہ نہیں جانتے کہ یہ بیٹا اس قابل بھی ہوگا کہ کاروبار آگے لے جاسکے گا یا کاروبار لٹانے والا ہوگا۔ یہ نہیں جانتے کہ بیٹے سے نسل چل بھی سکے گی یا نہیں۔ یہ بھی نہیں جانتے کہ بیٹا خاندان کی نیک نامی کا باعث ہوگا یا نہیں۔ بہرحال یہ سب دنیاداروں کی خواہشات ہیں جن میں عورتیں بھی شامل ہیں اور مرد بھی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دنیاوی خواہشات کا انجام اس فصل کی طرح ہے جو تیزی سے بڑھتی ہے، اس کو دیکھ کر انسان بہت خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس سے یہ فائدہ اٹھاؤں گا اور وہ فائدہ اٹھاؤں گا لیکن ہوتا کیا ہے، ایک دن ایسی جلا دینے والی، تباہ کرنے والی ہوا اس پر چلتی ہے جو اس کو چورا چورا کر کے ضائع کر دیتی ہے۔ پس اس طرح دنیاداروں کی لہو ولعب، دنیاداروں کی زینت کے اظہار، دنیاداروں کے اپنے کاموں یا اپنے مالوں پر فخر، دنیاداروں کے اپنے مالوں پر انحصار اور اسکے حصول کیلئے جان توڑ کوشش، دنیاداروں کے اولاد کیلئے بے چین ہونے کی حالت، قطع نظر اس کے کہ وہ اولاد نیک صالح ہو، انجام کار دنیا داروں کو جہنم میں دھکیلنے کا باعث بن جاتی ہے۔ پس دنیا داروں کو اس دھوکے سے باہر نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کی تلاش کرنی چاہئے۔ پس یہ فرما کر ان دنیاوی چیزوں میں جہنم ہے لیکن مغفرت اور رضوان بھی ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی فرما دیا۔ یہ بھی بتا دیا کہ یہی جہنم میں لے جانے والی جو چیزیں ہیں جنت میں لے جانے کا سامان بھی مہیا کرتی ہیں۔ پس ایک مومنہ اور ایک مومن کو انہی دنیاوی چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنانا چاہئے۔ اپنے مقصد پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے ایک مومن اور مومنہ نے دنیا کو اپنی لونڈی بنانا ہے اور بنانا چاہئے۔

پس یہ دنیا جہاں دنیا دار کی زندگی کا مقصد ہے اور خدا تعالیٰ سے دور کرنے والی ہے وہاں ایک مومن کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔ ایک مومن مرد ہو یا عورت جب اللہ تعالیٰ کے دنیاوی فضلوں کو دیکھتے ہیں تو انہیں صرف دنیاوی خواہشات کے پورا کرنے کا ذریعہ نہیں بناتے۔ دنیا داروں کی طرح یہ نہیں کہتے کہ یہ سب مجھے اس لئے ملا ہے کہ میں اس کا حقدار تھا یا میں حقدار تھی۔ دنیا کی دولت اور آسائشیں سہولت کے تمام سامان ایک مومن کو اور ایک مومنہ کو ان اعلیٰ مقاصد سے غافل نہیں کرتے جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ان میں سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے۔ ان نعمتوں کے بڑھنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مومنہ اور ایک مومن مزید جھکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کی نعمتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کر کے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو دولت دی ہے اس کا اظہار صرف اپنی زینت کے سامان کر کے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کے لئے اپنے محروم بہن بھائیوں جن میں صرف خونی رشتے کے بہن بھائی شامل نہیں بلکہ انسانی رشتوں کے بہن بھائی بھی شامل ہیں ان کے بھی حق ادا کرنے کی کوشش کرتے، ان کی بھی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس انسانیت کے رشتوں کو نبھانے کیلئے جب اپنی زینت کیلئے ایک مومن کو حکم ہے کہ اعلیٰ لباس بناؤ تو غریب کا تن ڈھانپنے کی زینت کے بھی سامان کرو کہ غریب کی زینت تو سادہ لباس سے ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی عزّت اور عفّت کی حفاظت اس لباس سے ہو رہی ہوتی ہے۔ پھر اگر ایک مومنہ جب اپنا سوچے تو ساتھ ہی اس غریب دلہن کا بھی سوچے جو خوبصورت لباس سے محروم ہے۔ اگر یہ سوچ ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس زینت کا اظہار بھی مقبول ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زینت کا سامان تو کیا لیکن اپنی زینت کا نہیں، صرف دنیا دکھاوے کیلئے نہیں، اپنے حسن کے اظہار کیلئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کیلئے ساتھ ہی دوسرے کی زینت کا سامان بھی کیا۔ پس زینت کا لفظ اپنی ذات میں برا نہیں ہے کہ انسان سمجھے کہ ہر حال میں زینت بری چیز ہے۔ جب ظاہری زینت اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار کے طور پر کرتے ہوئے غریبوں کی زینت کی بھی فکر ہو تو اس کا انجام اس فصل کی طرح نہیں ہوگا جسے گرم آگ کا بگولہ جھلسا کر خاک کر دے بلکہ اسکا انجام اس بیج کی طرح ہوگا جس کو سات سو گنا تک پھل لگتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ پھل عطا کرے۔ پس یہی زینت سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ ثواب دلوانے کا موجب بن جاتی ہے۔ ایک احمدی عورت کو ایسی زینت کی تلاش کرنی چاہئے۔ اگر کشائش ہے تو جہاں اپنے لئے زیور کے سیٹ جمع کئے ہیں تو وہاں ایک چھوٹا سا زیور ایک غریب دلہن کی زینت کیلئے بھی بنا کر دے دیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے سامان کرنے والا بناتا ہے۔

یہاں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کا کہا ہے۔ سوائے اس کہ جو زینت خود بخود ظاہر ہو جائے۔ یہاں خود بخود ظاہر ہونے والی زینت سے مراد ظاہری قد کاٹھ ہے، ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔ اور قد کاٹھ وغیرہ ایسی زینت ہے جو چھپ نہیں سکتی۔ اس لئے اسکے بارے میں فرما دیا کہ یہ تو مجبوری ہے۔ اس حد تک تو عورت کی زینت بے شک ظاہر ہو جائے کیونکہ اس نے باہر نکلنا ہے۔ کام کاج بھی کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن اگر خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے ہیں، میک اَپ کیا ہوا ہے، خوبصورت زیور ہاتھ پاؤں میں ڈالا ہوا ہے، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو سجایا ہوا ہے، بالوں کو خوبصورتی سے بنایا ہوا ہے۔ تو یہ سب حیا کے دائرے میں رہتے ہوئے مَحرم رشتوں کے سامنے تو جائز ہے لیکن ہر ایک کے سامنے اسکا اظہار جائز نہیں۔

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ لباس کے معاملہ میں بھی محرم رشتوں کے سامنے بھی حیادار لباس ضروری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہم گھروں میں جِینز کے اوپر چھوٹی ٹی شرٹ پہن لیتے ہیں، ایسا لباس باپ بھائی کے سامنے بھی جائز نہیں۔ صرف اگر گھر میں خاوند ہے تو اَور بات ہے لیکن اگر دوسرے رشتہ دار آ رہے ہیں تو چاہے وہ گھر میں پہنا ہوا لباس ہو وہ بھی صحیح نہیں ہوتا۔ حیادار لباس بہرحال گھر میں بھی ہونا چاہئے۔ پس جب زینت کے ایسے سامان کرو یعنی زیور پہنے ہوں اور دیگر اظہار کئے ہوں تو اسے چھپانے کا حکم ہے۔ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری زینت پردے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری زینت اب پردے میں ہے۔ پردہ کروگی تو یہ تمہاری زینت کا اظہار ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ اگر یہ نہیں تو یہ ساری سج دھج، زینت، میک اپ، بے پردگی تمہیں ایک وقت میں ایسی حالت میں کر دے گی کہ تم ہاتھ ملوگی۔ تمہاری اس زینت کے اظہار کی وجہ سے وقتی طور پر تو شاید جو دنیا دار عورتیں ہوتی ہیں ان کو سوسائٹی میں یعنی ایسی سوسائٹی میں جو دنیاداروں کی سوسائٹی ہے، پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے لیکن ایسے لوگوں کا انجام جو دنیا دار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ بھوسے کی طرح ہوتا ہے جو ضائع ہو جاتا ہے بلکہ اگلی نسلیں بھی ضائع ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

مجھے کسی نے بتایا کہ ایک خاتون یہاں سے کینیڈا گئیں تو وہاں ایک ایسی خاتون سے ان کا سامنا ہو گیا جنہوں نے دنیا کی خاطر اپنا پردہ اتار دیا تھا۔ پاکستان سے جب ایک طبقہ باہر آتا ہے تو ان میں ایسے بھی لوگ ہیں جو سب سے پہلے پردہ اتارنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہاں انہوں نے بڑے اچھے پردے کئے ہوتے ہیں۔ بہرحال جس نے پردہ اتارا ہوا تھا ان کو جرمنی سے جانے والی خاتون ملیں تو وہ ان جانے والی خاتون کو کہنے لگیں کہ تم کس دنیا میں رہ رہی ہو۔ اب یہ سکارف اور برقعے کا زمانہ نہیں رہا۔ یہ خوبی ہے یہاں سے جانے والی خاتون کی کہ اس نے سکارف اور برقعہ پہنا ہوا تھا۔ کینیڈا میں عموماً احمدی عورتیں حیادار ہیں، لباس کا خیال بھی رکھتی ہیں لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو احمدی معاشرہ کو خراب کرنے کے درپے ہیں۔ اگر وہ اپنی ذات کی حد تک خراب کر رہی ہیں جو یہاں بھی شاید ہوں اور دوسرے ملکوں میں بھی ہوتی ہیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر ایک مہم کی صورت میں دوسروں کو بھی خراب کر رہی ہیں تو ان سے بہرحال ہر عقلمند عورت کو بچنا چاہئے۔

کینیڈا میں اس دفعہ بھی دورہ پر جب میں نے عمومی توجہ دلائی تھی تو اکثریت نے ایسی حرکتوں سے بیزاری کا اظہار کیا تھا۔ بلکہ ایک بچی کو میں نے توجہ دلائی کیونکہ اسکا لباس صحیح نہیں تھا تو اس نے مجھے لکھا کہ وہ لباس جو آپ نے ناپسند کیا تھا وہ میں نے کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا اور آئندہ میں عہد کرتی ہوں کہ وہ لباس کبھی نہیں پہنوں گی۔ تو یہ ہے احمدی لڑکیوں کا کردار جو زینت کی حقیقت کو ابھارتا ہے۔

پس آپ میں سے بھی وہ جو ایسے لوگوں سے متاثر ہوتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی زینت کی حفاظت کی فکر نہیں یاد رکھیں کہ ایسے لوگوں سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی کے انجام کا فیصلہ کسی دنیا دار نے نہیں کرنا بلکہ خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انجام بخیر کیلئے میری ہدایات پر چلو، میری باتوں پر عمل کرو۔ میری ہدایت کے مطابق زینت کا اظہار اور اس کو چھپانا جنت میں لے جانے والا بنائے گا اور میری ہدایت کے خلاف زینت کا اظہار عذاب کا مورد بنائے گا۔

پھر جہاں اللہ تعالیٰ نے باہم ایک دوسرے پر فخر، چاہے وہ دماغی صلاحیتوں اور تعلیمی قابلیتوں پر ہو، چاہے اپنی خوبصورتی اور زینتوں کی وجہ سے ہو، چاہے وہ اولاد اور مال کے ذریعہ سے ہو، چاہے جسمانی طاقت کے لحاظ سے ہو، ہر ایک فخر کو ناپسند فرمایا ہے اور ایسے فخر پر بُرے انجام سے ڈرایا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی خاطر فخر ہو تو یہ فخر جنّت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اگر آپ دنیا دار کے سامنے یہ کہتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہوں اور دنیا کی باتیں اور ہنسی ٹھٹھا مجھ پر کوئی اثر نہیں کرتے اور مجھے اس بات پر فخر ہے تو یہ فخر اللہ تعالیٰ کی رضا کا حامل بنانے والا ہے کیونکہ یہ فخر تکبر پیدا نہیں کرتا بلکہ عاجزی پیدا کرتا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جانے والا فعل کسی ایسے انجام کی طرف لے جانے والا ہو جس سے تباہی مقدر ہو۔

پس یہ وہ مقام ہے جو ہر احمدی عورت اور مرد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہاں میں یہ بھی کہوں گا کہ زینت کے اظہار اور پردوں کے چھڑوانے میں مَردوں کا بھی ہاتھ ہے۔ جب وہ اپنی بیویوں کو معاشرے سے متأثر ہو کر برقعہ اور نقاب اتارنے کا کہتے ہیں۔ یہاں جرمنی میں بھی ہیں اَور بعض دوسرے بہت سے ملکوں میں بھی ہیں۔ لیکن بعض ملکوں میں عورتیں مَردوں کی یہ شکایت مجھ تک پہنچا بھی دیتی ہیں کہ اس طرح ہمارے مرد ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ پس ایسے مَردوں کو بھی اپنی حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بھی ایسے مَردوں کی باتیں ماننے سے انکار کر دینا چاہئے جو شریعت میں دخل اندازی کے موجب بنتے ہیں۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ مال میں آگے بڑھنے کی دوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے یہ چیز ناپسند ہے اور دنیا کے دھوکوں میں سے ایک دھوکا ہے۔ ایک عارضی بڑائی کا اظہار ہے اور انجامکار اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنا دیتا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مال اگر ایسی ہی بری چیز ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اظہار کس طرح ہو۔ اس بارہ میں پہلے ہی کچھ کہہ آیا ہوں۔ بہت ساری نعمتیں مال سے وابستہ ہیں تو واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مال کمانے سے منع نہیں فرمایا۔ بعض صحابہ کروڑوں کے مالک تھے۔ بڑی بڑی وادیاں ان کے جانوروں اور ریوڑوں سے بھری ہوئی تھیں۔ بے شمار، ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بکریاں بھیڑیں اور دوسرے جانور تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض کو ان کے مال بڑھنے کی ایسی دعا بھی دی کہ وہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے بعد مَیں مٹی کو بھی ہاتھ لگاتا تھا تو وہ سونا بن جاتی تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ واقعۃً مٹی سونا بن جاتی تھی بلکہ اس دعا سے ہر کاروبار میں ایسی برکت پڑتی تھی کہ مال بے انتہا بڑھ جاتا تھا۔ لیکن اس مال کو انہوں نے دنیا کے عارضی فائدہ کیلئے استعمال نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کا ذریعہ بنایا ہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورتیں اور مرد ہیں جو اپنے مال میں برکت اور بڑھنے کی دعا کرواتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ یہ مال کا بڑھنا ان کی کسی دنیاوی بڑائی کا موجب ہو بلکہ اس لئے کہ وہ جہاں اس مال سے جماعت کیلئے خرچ کریں، اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیوں میں خرچ کریں، مساجد بنانے میں خرچ کریں، خدمت خلق کیلئے خرچ کریں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کوشش کریں۔ یہ ہوتی ہے ان کی نیت۔ یعنی اپنا مال بنانے کی دوڑ دنیا دکھاوے کیلئے نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے کیلئے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے احمدی ہیں، ایسی عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے ہزاروں لاکھوں کے زیور دے جاتی ہیں۔ ایسے مرد بھی ہیں جو لاکھوں یورو اور لاکھوں ڈالر خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیتے ہیں۔ یہاں جرمنی میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کی خواہش ہے کہ وہ اکیلے یا ان کے خاندان بھی مسجدیں بنائیں یا اپنے علاقے میں مسجد بنائیں اور اس کیلئے انہوں نے لاکھوں یورو بھی دے دیئے۔ بظاہر ان کی حالت ایسی نہیں لگتی کہ اتنی بڑی رقم وہ دے سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ لیکن بعض مالی لحاظ سے بہت کشائش رکھنے کے باوجود چندے کے معاملے میں کنجوس بھی ہوتے ہیں۔ ان کی مال حاصل کرنے کی دوڑ خدا تعالیٰ کیلئے نہیں ہوتی بلکہ دنیا کیلئے ہوتی ہے۔

پھر اولاد ہے، یہ ایک نعمت ہے۔ اولاد سے محروم لوگ اس کیلئے دعائیں بھی کرواتے ہیں اور خود بھی دعائیں کرتے ہیں، علاج بھی کرواتے ہیں اور اس علاج کیلئے کسی خرچ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن جب اولاد خدا کے مقابلے پر اور دین کے مقابلے پر کھڑی ہو جائے تو یہ اولاد نعمت کی بجائے تکلیف کا باعث بن جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے بچے کی پیدائش سے پہلے بھی اور بعد میں بھی نیک صالح اولاد کی ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔ یہ احمدی عورتوں پر، احمدی ماں باپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک نظام کے تحت ان کو اپنی اولادیں دین کی خدمت کیلئے پیش کرنے کا موقع میسر ہے۔ جنہوں نے پیش کر دیئے ان کو اب مَیں کہتا ہوں کہ ان کی تربیت کریں۔ جن ماؤں نے بڑی قربانی کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر پیش کر کے وقفِ نَو میں شامل کیا ہے ان کی تربیت کرنا بھی ان کا کام ہے اور وہ تربیت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ماں باپ کے اپنے پاک نمونے قائم نہیں ہوں گے۔ جن کو اللہ تعالیٰ آئندہ اولاد دے اور اولاد سے نوازے وہ بھی دعا کریں اور کوشش بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یعنی ان کی اولاد کو دین سے وابستہ رکھے اور دین کا خادم بنائے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی اولاد ہو۔ وہ ماں باپ کیلئے ان کی زندگی میں بھی اور ان کے مرنے کے بعد بھی دعا کرنے والی ہو۔ پس جب ایسی اولاد ہو تو ایسی اولاد ماں باپ کی مغفرت اور رضوان کا باعث بن جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دنیا کے ظاہری سامان، یہ دنیا کی زینتیں، یہ دنیا کی عزتیں، یہ اموال جو تم دنیا میں حاصل کرتے ہو، تمہاری اولاد جو تمہارے نفوس میں اضافے کا باعث بنتے ہیں یہ سب دو پہلو رکھتے ہیں۔ اگر دنیاوی مقصد ہو اور خدا تعالیٰ بھول جائے تو اس فصل کی طرح ہے جو تھوڑے عرصے کیلئے دل کو خوش کرتی ہے اور انجام کار چورا چورا ہو کر ہوا میں اُڑ جاتی ہے اور ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا اور انسان اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنتا ہے۔ لیکن اگر اپنے رب کی مغفرت کے حصول کیلئے انہیں استعمال کرو اور سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ (الحدید: 22) یعنی اپنے ربّ کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ پس اگر ان سب دنیاوی سامانوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنائیں تو پھر یہ دنیاوی دوڑ نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے حصول کی دوڑ بن جاتی ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی وسعتوں تک پھیلے ہوئے فضلوں سے نوازتا ہے۔ یعنی لامتناہی فضلوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو ختم ہی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ایسے انعامات سے اگلے جہان میں بھی نوازتا ہے جس کا احاطہ انسان کر ہی نہیں سکتا۔ اور صرف اگلے جہان کی بات نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضوان چاہنے والوں کیلئے یہ دنیا بھی جنت بن جاتی ہے اور اگلا جہان بھی جنت بن جاتا ہے۔ اگلے جہان میں بھی جنّت ملتی ہے۔ فرمایا: جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (الحدید: 22) یعنی ایسی جنت جو زمین و آسمان میں پھیلی ہوئی ہے۔ اسکا یہ مطلب بھی ہے کہ دنیا بھی جنت بن جاتی ہے اور اخروی زندگی بھی جنت بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمن: 47) اور جو اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔ دنیاوی بھی اور اخروی بھی۔ پس جب یہ سب کچھ جن کا ذکر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کیلئے ہوگا تو یہ دنیا بھی جنت بن جائے گی اور بعد کی زندگی میں بھی جنت کا وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ پورا ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پس ہمیں اس جنت کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورتوں کو جو نصائح فرمائی ہیں۔ اس میں سے چند فقرے پیش کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو......کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 81)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے تقویٰ وہ بنیادی چیز ہے جو اگر پیدا ہو جائے تو دنیا کی لہو و لعب سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ دنیا اور دنیا کی زینتوں سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ ہر قسم کے فخر سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی ہوتی ہے۔ ایک مومنہ کی حیا کی بھی پاسداری ہوتی ہے۔ اپنی عزت کی بھی حفاظت ہوتی ہے۔ عبادات کے جو فرائض خدا تعالیٰ نے ہمارے ذمہ لگائے ہیں ان کی بھی ادائیگی ہوتی ہے اور مال کا خرچ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہوتا ہے۔ اگر یہ چیزیں ہم اپنا لیں، اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو ہم حقیقی احمدی کہلانے کے مستحق ہیں۔ اگر نہیں تو ہمارے دعوے کھوکھلے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی کبھی صرف کھوکھلے دعوے کرنے والا ہو۔

پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنے آپ کو تقویٰ پر قائم رکھنے کا عہد کرنے والیو! اپنے آپ کو دنیا کی لہو و لعب سے دور رکھنے کا اعلان کرنے والیو! اپنی زینت کی قرآن حکیم کے حکم کے مطابق حفاظت کا اعلان کرنے والیو! اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والیو! اپنے مالوں کو دنیا کی لذات کے بجائے دین کے پھیلانے پر خرچ کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو اسکی مغفرت اور رضوان کی چادر میں لپیٹ رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو دنیا داری کے دھوکے سے بچا رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہیں۔ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کی وسعتوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ایک حقیقی مومنہ بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران بن کر اپنی اولاد کو لہو و لعب کے خطرناک حملوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کی دینی غیرت کے ابھارنے میں کوشش کر رہی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے ہمیشہ اس کے فضل کی وارث بنتی چلی جائیں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور مرد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مغفرت اور اس کی رضوان کے حصول کیلئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والا ہو۔

اب ہم دعا کریں گے۔ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 18/اکتوبر 2013)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All..Hatred for None

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

ایک مبلغ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی لوکل جماعت کے حالات کا جائزہ لے اور اس کے مطابق اپنے تبلیغی کاموں میں وسعت پیدا کرے

جب آپ شاہد پاس کرنے کے بعد بطور مربیان فیلڈ میں جائیں تو اپنے روابط بڑھاتے رہیں اور لوگوں کو اسلام کی پُرامن تعلیمات کے بارے میں بتائیں

پوسٹنگ ہوتی ہے تو پہلے صدقہ دیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جس جگہ میدانِ عمل میں بھیج رہا ہے وہاں میں صحیح رنگ میں جو مَیں نے عہد کیا ہے زندگی وقف کرنے کا اور اپنے آپ کو مربی اور مبلغ کے طور پہ پیش کرنے کا اس کو پورا کرسکوں

مربی کا یہ کام ہے کہ وہ کسی بھی فریق کی طرف جھکاؤ نہ رکھنے والا ہو، انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ہر فریق سے اس کا تعلق اچھا ہو

جماعت کے ہر گھر کے ساتھ ایک ذاتی تعلق ہو، وہ سمجھیں کہ مربی صاحب ہمارے ہمدرد ہیں اور اتنا اعتماد پیدا ہو جائے کہ ہر شخص آپ سے راز کی بات کرنے والا ہو اور پھر اس راز کو آپ اپنے دل میں دفن کرنے والے ہوں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے طلباء جامعہ احمدیہ قادیان کی (آن لائن) ملاقات

مورخہ 17/اپریل 2021 کو جامعہ احمدیہ قادیان کے 19 طلباء کو امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ ملاقات کا دورانیہ ایک گھنٹے تھا۔ حضور انور نے اس ملاقات میں اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے شمولیت فرمائی جبکہ جامعہ احمدیہ کے طلباء نے قرآن کریم کی نمائش کے ہال واقع قادیان، انڈیا سے آن لائن شرکت کی۔ ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حدیثِ نبویؐ پیش کی گئی، پھر ایک نظم پیش کی گئی جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا گیا۔ پھر پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان نے جامعہ احمدیہ کی سرگرمیوں پر مشتمل ایک رپورٹ پیش کی جس میں مذکور تھا کہ اس وقت جامعہ احمدیہ قادیان میں 238 طلباء تحصیل علم میں مشغول ہیں جبکہ 25 اساتذہ کرام خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ دورانِ ملاقات حضور انور کی خدمتِ اقدس میں جامعہ احمدیہ کے احاطہ اور قادیان کے دیگر تاریخی مقامات کی چند تصاویر اور ویڈیوز بھی پیش کی گئیں۔ بعد ازاں طلباء کو اپنے پیارے امام سے سوالات پوچھنے کا موقع فراہم کیا گیا۔

☆ایک طالب علم نے سوال کیا کہ ہم کس طرح مؤثر رنگ میں ہندوؤں کو تبلیغ کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تبلیغ کے حوالہ سے بھارت میں کافی کام ہو رہا ہے اور اچھے نتائج بھی نکل رہے ہیں تاہم انہیں اپنی کوششوں کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک مبلغ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی لوکل جماعت کے حالات کا جائزہ لے اور اس کے مطابق اپنے تبلیغی کاموں میں وسعت پیدا کرے اور لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کرے۔ آپ کے دیگر مذاہب کے لوگوں سے اچھے تعلقات ہونے چاہئیں جن میں ہندو، سکھ، عیسائی اور دیگر شامل ہیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا: جب آپ شاہد پاس کرنے کے بعد بطور مربیان فیلڈ میں جائیں تو مستقل کوشش کریں کہ اپنے روابط بڑھاتے رہیں اور لوگوں کو اسلام کی پر امن تعلیمات کے بارے میں بتائیں......تو یہ سب آپ پر منحصر ہے کہ آپ کس قدر محنت سے کام کرنا چاہتے ہیں۔ میرا کام تو راہنمائی کرنا اور ہدایات دینا اور اسلام کی تعلیمات کے بارے میں مواد فراہم کرنا ہے اور میں نے یہ کام کافی حد تک کر دیا ہے، اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس کو استعمال میں لائیں۔

حضور انور کے گزشتہ دورۂ قادیان 2005ء کے دائمی فوائد اور ثمرات کا ذکر کرنے کے بعد ایک طالب علم نے پوچھا کہ حضور انور کب قادیان تشریف لائیں گے؟

حضور انور نے فرمایا کہ میری تو خواہش ہے کہ میں آؤں، شاید میں پچھلے سال بھی آجاتا یا اس سے پچھلے سال بھی آجاتا لیکن حالات کی وجہ سے موقع نہیں ملا۔ 2008ء میں آنے کی کوشش کی تھی تو ساؤتھ انڈیا کا دورہ کر کے ہی واپس چلا گیا اور یہی مشورہ ہوا تھا کہ حالات کی وجہ سے فی الحال قادیان نہیں جانا چاہیے۔ دیکھیں، کب اجازت ہوتی ہے اور کب دورہ ہوتا ہے۔ جس طرح اللہ موقع پیدا کرے گا تو انشاء اللہ آئیں گے۔

☆ایک طالب علم نے پوچھا کہ وہ کس طرح حضور انور سے ذاتی تعلق پیدا کر سکتا ہے؟

حضور انور نے از راہ شفقت فرمایا: جو خط آپ مجھے لکھتے ہیں اس کے ایک کونے پر اپنی ایک تصویر لگا دیا کریں تو مجھے پتہ لگ جائے گا کہ آپ کا خط آیا ہے، اور آہستہ آہستہ یاد ہو جائے گا۔ مختلف جامعات کے کئی ہوشیار طالب علم اسی طرح ہی کرتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ ان سے تعارف ہو جاتا ہے۔ صرف تعلق ہونا اور پہچان لینا تو کوئی بات نہیں ہے، جو خلیفۂ وقت کے منصوبے ہیں، باتیں ہیں، ان پر عمل کرنا اور عمل کروانا، یہ اصل چیز ہے۔ مربی بننے کے بعد اس سوچ کو مزید mature ہو جانا چاہیے کہ اس نے خلیفۂ وقت کا سلطان نصیر بننا ہے۔ اور اگر آپ سلطان نصیر بنیں گے اور کاموں کو سرانجام دیں گے اور تقویٰ پر چلتے رہیں گے اور دعا بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی نہ کوئی موقع پیدا کر دیتا ہے اور کوئی خاص بات پیدا ہو جاتی ہے، اور زیادہ سے زیادہ قرب کا موقع پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ایک طالب علم نے سوال کیا کہ وہ کس طرح دیہات میں رہنے والوں کو تبلیغ کر سکتے ہیں جہاں لوگ کھیتوں میں کام کرتے ہیں اور محنت مزدوری کرتے ہیں، جبکہ ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا۔ اس بارے میں ہدایات سے نوازنے کے بعد کہ دیہات میں کس طرح تبلیغ کی جاسکتی ہے حضور انور نے تبلیغ کا اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان فرمایا جب آپ خود ایک طالب علم تھے۔

حضور انور نے فرمایا: جن کو تبلیغ کا شوق ہو وہ خود نئے نئے راستے explore کرتے ہیں، تلاش کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم یونیورسٹی میں پڑھتے تھے، تو ہمیں خدام الاحمدیہ نے کہا تبلیغ کے لیے باہر جاؤ، تو ہم لڑکے سائیکلوں پر جاتے تھے دیہات میں اور وہاں زمینداروں کے پاس بیٹھے ہوئے، مثلاً کوئی زمیندار اپنی فصل کو پانی لگا رہا ہے (ایگریکلچر یونیورسٹی کے طلباء ہونے کی وجہ سے شوق تھا) تو اس زمیندار کو کہہ دیا کہ ہم پانی لگا دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ مدد کر دی۔ اور اس نے بھی (courtesy) مروت میں ہم سے کچھ باتیں کر لیں پھر احمدیت کا تعارف ہو گیا۔

حضور انور نے مزید فرمایا: ''تو کھیتوں میں جا کر بھی، اگر شوق ہو تو ذرائع نکل آتے ہیں اور مواقع پیدا ہو جاتے ہیں...... یہ آپ پر depend کرتا ہے کہ آپ کو کتنا شوق ہے اور کتنے efficient ہیں، اگر شوق نہ ہو تو بندہ سوچتا ہے کہ کیا کام کرنا ہے، اگر شوق ہے تو پھر وہ چھوٹے سے موقع سے بھی فائدہ اٹھاتا ہے۔

حضور انور سے سوال ہوا کہ کیا آپ کو کبھی کوئی ایسی مشکل پیش آئی جس کا سامنا کرنے میں آپ بے حد پریشان ہوئے ہوں اور کس طرح اس پریشانی سے نجات ملی؟ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے کوئی ایسی مشکل پیش نہیں آئی۔ طالب علمی کے زمانہ میں، ایک طالب علم کو یہی ہوتا ہے ناں کہ میں پاس ہو جاؤں......تو ایسا ہی ہوا، جب اللہ کے سامنے جھکے، اللہ سے رو رو کر دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایسے راستے اور سبیل پیدا کر دی کہ اس مشکل میں سے گزار دیا۔ میرے ساتھ تو یہی تجربہ ہوا اور جب بھی کوئی پریشانی آتی تھی تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے پڑھائی کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا تھا......آپ لوگوں کو بھی اگر کوئی ایسی مشکلات پیش آجائیں تو اللہ تعالیٰ سے مانگیں، جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے انسان جھکتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو قبول بھی کر لیتا ہے۔ دعا اور صدقہ و خیرات مشکلات کو دور کر دیتے ہیں۔

☆ایک اَور سوال یہ ہوا کہ نمازوں میں لذت اور دعاؤں میں سوز کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موٹا نسخہ بتایا کہ اگر تمہاری ایسی حالت نہیں ہوتی تو تم رونی صورت ہی بنا لو۔ آدمی کی جو ظاہری حالت ہے اس کا اثر دل پہ بھی ہوتا ہے۔ بس پھر کبھی رونی شکل بنا لو، کبھی کوئی تکلیف پہنچی ہو تو کبھی کبھی اس تکلیف کو سامنے رکھ کر دعا کر لیا کرو تو پھر بھی رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر باقی دعاؤں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ پھر اگر دوسروں کے لیے درد ہو تو ان کے درد کو سامنے رکھ کے دعا کرو تو اس سے بھی دعا کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اپنی حالت کو اس حالت کے مطابق کرو۔ شکل ایسی بناؤ تو رقت اور سوز پیدا ہو جاتا ہے اور جب پیدا ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ آج کل ایک مربی کا کام یہ ہے، ایک مبلغ کا کام یہ ہے کہ اس نے اپنی زندگی وقف کی ہے اور سب سے بڑا چیلنج جو اس کے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ ساری دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کروانا ہے، آشنا کروانا ہے۔ اس کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ جب اس چیلنج پر غور کرتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے اور مانگتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ مَیں نے اپنے آپ کو وقف کیا کہ میں اس کام کو پورا کروں اور میں سلطان نصیر بنوں خلیفۂ وقت کا اور مَیں

نے ایک عہد کیا ہوا ہے میں کس طرح عہد پورا کروں گا تو دل میں ایک درد پیدا ہوگا۔ اس درد کو پیدا کریں گے تو دعاؤں کی طرف آپ کی توجہ پیدا ہو جائے گی۔ صرف ذاتی درد کیلئے دعائیں نہ کیا کریں بلکہ جماعتی درد پیدا کر کے بھی دعائیں کریں تو اللہ تعالیٰ پھر ذاتی مسائل کو بھی حل کر دیتا ہے۔ اور بار بار اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کا ورد کیا کریں۔

☆ایک دوسرے طالب علم نے سوال کیا کہ ایسا کیوں ہے کہ بعض باقاعدہ نمازیں پڑھنے والے بد اخلاقی کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عبادت کے ساتھ ساتھ آپ کو لازماً حقوق العباد ادا کرنے چاہئیں اور اپنے اخلاق بہتر بنانے چاہئیں۔ ایک عمل اسی وقت اچھا عمل بن سکتا ہے جب آپ کی عبادت کے ساتھ آپ کے اخلاق بھی اچھے ہوں۔ کسی کو حقیقی عابد اسی وقت کہا جا سکتا ہے اگر وہ اللہ کی عبادت کرے اور اس سے ڈرے۔ اس لیے جب آپ اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہیں تو یہ ممکن ہی نہیں کہ اس کے احکامات پر عمل نہ کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ہم عبادت کرتے ہیں تو ہماری عبادت کا عکس ہمارے اخلاق میں نظر آنا چاہئے۔

☆ایک طالب علم نے سوال کیا کہ جامعہ احمدیہ میں یہ ہمارا آخری سال ہے یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ہمیں کس طرح جماعتوں میں تعلیم و تربیت کے کاموں کی شروعات کرنی چاہئیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہی ہے کہ دعا سے اپنا کام شروع کرنا چاہیے۔ ٹھیک ہے؟ جب آپ کسی بھی میدان میں جا رہے ہیں، پوسٹنگ ہوتی ہے تو پہلے صدقہ دیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جس جگہ میدان عمل میں بھیج رہا ہے وہاں میں صحیح رنگ میں جو میں نے عہد کیا ہے زندگی وقف کرنے کا اور اپنے آپ کو مربی اور مبلغ کے طور پہ پیش کرنے کا اس کو پورا کر سکوں۔ قرآن کریم کا حکم ہے کہ جو آپ نے عہد کیا ہے اس عہد کو نبھانا ہے۔ امانتوں کا حق ادا کرنا قرآن کریم کا حکم ہے یہ امانت ہے آپ کے پاس۔ ٹھیک ہے؟ امانت کیا ہے کہ آپ نے احمدیت اور اسلام کے حقیقی پیغام کو دوسروں تک پہنچانا ہے اور اس کے لیے صحیح راستے تلاش کرنے ہیں، نئے نئے راستے تلاش کرنے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ہمیں مرکز سے ہدایت آئے گی کہ تم نے یہ لٹریچر تقسیم کرنا ہے تو کرو، مرکز سے ہدایت آئے گی کہ اتنے آدمیوں کو داعین الی اللہ بناؤ تو ہم نے بنانا ہے، مرکز سے ہدایت آئے گی کہ فلاں جگہ جا کے تبلیغ کرو تو ہم نے کرنی ہے۔ نہیں۔ خود آپ لوگوں کو رستے تلاش کرنے ہوں گے۔

حضور انور نے مزید فرمایا: آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ آپ کے مقامی حالات کے مطابق کیا ضروری چیزیں ہیں جن کو کرنا چاہیے۔ کس طرح بہتر رنگ میں افرادِ جماعت کی تربیت کر سکتے ہیں، کس طرح ہم بوڑھوں کی تربیت کر سکتے ہیں، کس طرح ہم عورتوں کی تربیت کر سکتے ہیں، کس طرح ہم نوجوانوں کی تربیت کر سکتے ہیں، کس طرح ہم بچوں کی تربیت کر سکتے ہیں۔

ایک مربی کی حیثیت سے اختلافات کو دور کرنے کے بارے میں راہنمائی دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: اگر کہیں جماعتوں میں دیکھیں کہ فریقین میں آپس میں رنجشیں ہیں ان رنجشوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ مربی کا یہ کام ہے کہ وہ کسی بھی فریق کی طرف جھکاؤ نہ رکھنے والا ہو۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ہر فریق سے اس کا تعلق اچھا ہو۔ اگر کسی فریق میں صلح کرانے جا رہے ہیں تو جس کے گھر میں بھی صلح کروانے جا رہے ہیں جب تک ان لوگوں کی صلح نہیں ہو جاتی اور وہ آپس میں ایک نہیں ہو جاتے سب رنجشیں اور کدورتیں دور نہیں ہو جاتیں اس وقت تک صلح کرانے کے پراسیس کے دوران نہ آپ نے ایک فریق کے گھر سے چائے پینی ہے، پانی پینا ہے نہ دوسرے فریق کے گھر سے چائے پینی ہے یا پانی پینا ہے۔ گھر سے چائے پی کے، پانی پی کے جائیں اور کہہ دیں بھئی میں تو صلح کروانے کے لیے آیا ہوں تم لوگوں کو سمجھانے کے لیے آیا ہوں اور تم لوگوں میں بھائی چارہ، محبت پیدا کروانے کیلئے آیا ہوں جس طرح کہ قرآن کریم کا حکم ہے۔ تو اس لیے میں تمہارے گھر سے کھانا پینا اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم اللہ اور رسول کی یہ بات نہیں مان لیتے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ پھر دوسرے یہ کہ ہر گھر میں جا کے ان سے ایک ذاتی تعلق پیدا کریں۔ جس جماعت میں بھی آپ تعینات ہوتے ہیں وہاں جائیں اور اس جماعت کے ہر گھر کے ساتھ ایک ذاتی تعلق ہو۔ آنا جانا ہو، اٹھنا بیٹھنا ہو، اس کے نوجوانوں سے، ان کے بوڑھوں سے، ان کے بزرگوں سے آپ کا تعلق ہو۔ وہ سمجھیں کہ مربی صاحب جو آئے ہیں یہ ہمارے ہمدرد ہیں اور اتنا اعتماد پیدا ہو جائے کہ ہر شخص آپ سے راز کی بات کرنے والا ہو اور پھر اس راز کو آپ اپنے دل میں دفن کرنے والے ہوں۔ یہ نہیں ہے کہ ایک جگہ کا راز سنا اور دوسری جگہ جا کے بیان کر دیا۔ یہ بھی امانت میں خیانت ہے۔ تو اس طرح اور بہت ساری چیزیں ہیں جب یہ ذاتی تعلق پیدا ہو جائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کی بات کا اثر بھی ہوگا۔ جماعت کا ہر فرد پھر آپ کی بات مانے گا اور وہ جماعت آپس میں بھی پیار اور محبت سے تعلقات قائم کرنے والی بن جائے گی۔

اس ملاقات کا اختتام ایک ترانہ پر ہوا جو جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء نے پڑھی اور اس دوران سکرین پر قادیان کے مختلف مقامات کی تصاویر دکھائی جاتی رہیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25/جون 2021)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11/جنوری 2022ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم شیخ عبدالرافع مقرب صاحب
(گھڑی ساز چوک یادگار ربوہ، حال برمنگھم)

2/جنوری 2022ء کو مختصر علالت کے بعد برمنگھم میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ دو ماہ قبل اہلیہ کے ہمراہ بیٹے کے پاس برمنگھم آئے تھے۔ آپ مکرم شیخ عبداللہ مقرب صاحب (پانچ ہزاری مجاہد) کے بیٹے اور مکرم مولوی فیروز دین صاحب امرتسری مرحوم (انسپکٹر تحریک جدید) کے داماد تھے۔ آپ نے اپنے محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم دیندار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ملنسار، مالی قربانی میں پیش پیش اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم ممتاز اقبال صاحب اس وقت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم شیخ نعمت الرحمان صاحب (ربوہ) ابن مکرم شیخ عبدالمنان صاحب مرحوم (آف کپورتھلہ)

26/دسمبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔ آپ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب (مربی سلسلہ ناکسکو، ڈنمارک) کے برادر نسبتی تھے۔

(2) مکرم پاذوالنورین ابراہیم صاحب (نائیجیریا)

7/نومبر 2021ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 6 سال کی عمر میں والد کی وفات پر مرحوم اپنے چچا کے ساتھ رہنے لگے جو کہ اس وقت نائیجیریا کے ایک علاقے میں جماعت کے امام تھے۔ 1964ء میں 18 سال کی عمر میں اپنے چچا کے ذریعہ بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ کا تعلق اگالہ لینڈ سے ہے جہاں آپ کی مدد سے جماعت کو مؤثر تبلیغ کرنے میں مدد ملی اور بہت ساری جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ آپ اس علاقے میں ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ 1993ء میں آپ کا بیٹا بیمار ہوا۔ ڈاکٹر نے یہ کہہ کر جواب دے دیا کہ شدت بیماری سے اس کی چند گھنٹوں بعد وفات ہو جائے گی۔ بیٹا اس وقت نہ کھا پی سکتا تھا اور نہ ہی چل سکتا تھا۔ ذوالنورین صاحب نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ بیٹا میں نے تیرے لیے وقف کیا تھا اگر تو اس سے خدمت نہیں لینا چاہتا تو اپنے پاس بلا لے۔ اس کے بعد بچے نے کھانا پینا شروع کر دیا اور اب آپ کے یہ بیٹے مکرم عبدالقادر ابراہیم صاحب اجیبو جماعت میں بطور سرکٹ مشنری خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

(3) مکرم محمد ادریس صاحب ٹھیکیدار
ابن مکرم فضل دین صاحب (جرمنی)

5/جون 2021ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے باب الابواب ربوہ میں میٹھا پانی لگوانے کا انتظام کیا۔ 1989ء سے 2010ء تک سپین میں وقف عارضی کر کے خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران مسجد بشارت اور ویلنسیا کی مسجد کے علاوہ بعض اور جماعتی تعمیرات میں خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، صاف گو، سادہ مزاج، بہت محنتی، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مربیان اور جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرم عبدالرشید صاحب
(سابق صدر جماعت 93/T.D.A ضلع لیہ)

21/دسمبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم سیکرٹری امور عامہ ضلع لیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بہت شفیق، ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

بخدا حضرت ابوبکرؓ اسلام کیلئے آدم ثانی اور خیر الانام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنوار کے مظہرِ اوّل تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3/دسمبر 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا تعارف بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ کا نام عبداللہ تھا اور کنیت ابوبکر تھی۔ والد کا نام عثمان بن عامر اور کنیت ابوقُحافہ تھی اور آپؓ کے لقب 'عتیق' اور 'صدیق' تھے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ آپؓ کی ولادت عام الفیل کے دو سال چھ ماہ بعد 573ء میں ہوئی۔ آپؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنوتَیم بن مُرّہ سے تھا۔ جاہلیت میں آپؓ کا نام عبدالکعبہ تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھ دیا۔ والدہ کا نام سلمٰی بنت صَخر بن عامر تھا اور ان کی کنیت اُمّ الخیر تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شجرۂ نسب ساتویں پشت میں مُرّہ پر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کے والدین نے کتنی عمر پائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ کے والدین حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہے اور ان دونوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ورثہ پایا۔ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد پہلے ان کی والدہ کی وفات ہوئی۔ آپ کے والد نے 14/ہجری میں 97 برس کی عمر میں وفات پائی۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کے والد کب ایمان لائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ کے والد فتح مکہ تک ایمان نہیں لائے تھے۔ اس وقت ان کی بینائی جا چکی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ انہیں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرانے ان کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اسلام لے آئیں آپ سلامتی میں آجائیں گے۔ چنانچہ ابوقحافہ نے اسلام قبول کر لیا۔

سوال حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کے بعد پہلے خطیب کس طرح قرار پائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابتدائی دور میں جبکہ مسلمانوں کی تعداد صرف 38 تھی حضرت ابوبکرؓ اصرار کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو مسجد حرام میں اپنے ساتھ لائے۔ وہاں حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کے سامنے خطاب کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے خطاب میں لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دی۔ اس طرح آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلے خطیب بنے جنہوں نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا۔

سوال اس خطاب کے نتیجہ میں لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مشرکین حضرت ابوبکرؓ اور مسلمانوں کو مارنے کیلئے ٹوٹ پڑے اور انہیں اس بُری طرح مارا پیٹا کہ آپ مرنے کے قریب ہو گئے۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کی والدہ کس طرح ایمان لائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سخت زخمی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کا اصرار کرتے رہے۔ آپؓ نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہ کھانا چکھوں گا اور نہ پانی پیوں گا یہاں تک کہ پہلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اس پر آپؓ کی والدہ آپؓ کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یہ میری والدہ اپنے بیٹے سے اچھا سلوک کرنے والی ہیں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے طفیل ان کو آگ سے بچالے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی والدہ کیلئے دعا کی اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دی جس پر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کو صدیق کا لقب کیوں ملا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں یہ لقب آپؓ کو دیا گیا تھا اُس سچائی کی وجہ سے جو آپؓ سے ظاہر ہوتی رہی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کی تصدیق میں آپؓ جلدی کرتے اس وجہ سے آپؓ کا نام صدیق پڑ گیا۔ حضرت ابوہریرہؓ کے آزاد کردہ غلام ابووہب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے لے جایا گیا یعنی واقعہ اسراء میں تو میں نے جبریل سے کہا یقیناً میری قوم میری تصدیق نہیں کرے گی یعنی میری بات کو سچ نہیں مانے گی تو جبریل نے کہا۔ يُصَدِّقُكَ اَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيْقُ یعنی آپؐ کی تصدیق ابوبکرؓ کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔

سوال آپؓ کے صدیق لقب کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کن الفاظ میں تعریف بیان فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''آنحضرت ﷺ نے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا خطاب دیا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپؓ میں کیا کیا کمالات تھے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اُس چیز کی وجہ سے ہے جو اُسکے دل کے اندر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا اسکی نظیر ملنی مشکل ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ہر زمانہ میں جو شخص صدیق کے کمالات حاصل کرنیکی خواہش کرے اس کیلئے ضروری ہے کہ ابوبکری خصلت اور فطرت کو اپنے اندر پیدا کرنے کیلئے جہاں تک ممکن ہو مجاہدہ کرے اور پھر حتی المقدور دُعا سے کام لے۔ جب تک ابوبکری فطرت کا سایہ اپنے اوپر ڈال نہیں لیتا اور اسی رنگ میں رنگین نہیں ہو جاتا صدیقی کمالات حاصل نہیں ہو سکتے۔

سوال اسکے علاوہ اور کون کون سے القاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کے بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے آپؓ کے یہ القابات بیان فرمائے۔ اَوَّاہٌ - بہت ہی بردبار اور نرم دل۔ اَمِيْرُ الشَّاكِرِيْن - شکر کرنے والوں کا سردار۔ ثَانِيَ اثْنَيْنِ - دو میں سے ایک۔ صَاحِبُ الرَّسُوْل - رسول کا ساتھی۔ پھر آدمِ ثَانِي ایک لقب ہے۔ خَلِيْلُ الرَّسُوْل - رسول کا دوست۔ اسکی بنیاد کتب حدیث میں موجود ایک روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔

سوال ابوبکرؓ کو آدم ثانی کا لقب کس نے دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ وہ لقب ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کو عطا فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں ''ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی منجانب اللہ بتا سکتے۔'' سر الخلافہ میں آپؑ فرماتے ہیں ''اور بخدا آپ اسلام کیلئے آدم ثانی اور خیر الانام (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے انوار کے مظہر اول تھے۔''

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کی کیا تشریح فرمائی کہ ''اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔''

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''بات اصل میں یہ ہے کہ خُلّت اور دوستی تو وہ ہوتی ہے جو رگ و ریشہ میں دھنس جائے، وہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ اور اس کیلئے مخصوص ہے دوسروں کے ساتھ محض اخوت اور برادری ہے۔ بس یہی معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک فقرہ کے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں تو کوئی شریک نہیں۔ دنیا میں اگر کسی کو دوست رکھتا تو ابوبکرؓ کو رکھتا۔'' حضور انور نے فرمایا: دوستی تو تھی لیکن اللہ تعالیٰ سے دوستی کے مقابلے میں نہیں کہا جا سکتا تھا کہ دوستی ہے۔ دنیا کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ جیسی دوستی کرنا ایک نبی کیلئے ممکن نہیں۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کا حلیہ کیسا تھا؟

جواب حضرت عائشہؓ نے ایک موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حلیہ بیان فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ گورے رنگ کے تھے۔ دبلے پتلے تھے۔ رخساروں پر گوشت کم تھا۔ کمر ذرا خمیدہ تھی، آپؓ کا تہبند بھی کمر پر نہیں رکتا تھا اور نیچے سرک جاتا تھا۔ چہرہ کم گوشت والا تھا۔ آنکھیں اندر کی طرف تھیں اور پیشانی بلند تھی۔

سوال قبول اسلام سے قبل قریش میں آپ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کیسی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت ابوبکرؓ اپنی قوم میں مقبول اور محبوب تھے۔ آپؓ نرم مزاج تھے۔ قریش کے حسب و نسب اور اس کی اچھائی اور برائی کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آپؓ تجارت کرنے والے شخص تھے اور اچھے اخلاق اور نیکیوں کے مالک تھے۔ آپؓ کی قوم کے لوگ ایک سے زائد باتوں کی وجہ سے آپؓ کے پاس آتے اور آپؓ سے محبت رکھتے تھے۔ یعنی آپؓ کے علم کی وجہ سے، آپؓ کے تجربات کی وجہ سے اور آپؓ کی اچھی مجلسوں کی وجہ سے۔

سوال بعثت نبوی کے وقت آپؓ کے پاس کتنا مال تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعثت کے وقت حضرت ابوبکرؓ کا راس المال چالیس ہزار درہم تھا۔ آپؓ اس میں سے غلاموں کو آزاد کرواتے اور مسلمانوں کی خبر گیری کرتے رہے یہاں تک کہ جب آپؓ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت آپ کے پاس پانچ ہزار درہم باقی تھے۔

......☆......☆......☆......

جمعہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ہمیشہ جمعہ کی حاضری کو لازمی اور یقینی بنائیں

اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور آنحضرت ﷺ پر درود کی وجہ سے رحمان کے بندے بننے کی کوشش کریں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12/نومبر 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کن آیات کی تلاوت کی؟

جواب خطبہ کے شروع میں حضور انور نے سورہ جمعہ کی درج ذیل آیات کی تلاوت کی۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصے میں نماز کیلئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

سوال جمعہ میں باقاعدگی اختیار کرنے کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کن الفاظ میں نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رمضان کا آج آخری جمعہ ہے اور کل انشاء اللہ آخری روزہ ہے۔ عموماً رمضان کے اس آخری جمعہ میں حاضری عام جمعوں کی نسبت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ لوگوں کو یہ احساس پیدا ہوا ہے کہ رمضان کے اس آخری جمعہ پر ضرور جانا چاہئے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھانا چاہئے تو ایسے لوگوں کو اب یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ برف جو ان کے ذہنوں اور دلوں پر جمی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اُن کو جمعہ کی اہمیت کا احساس نہیں تھا اُس برف کو رمضان کی گرمی نے پگھلا دیا ہے، ان لوگوں کو اب مستقل یہ بات اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لینی چاہئے کہ جو توجہ ہم میں ایک دفعہ پیدا ہو گئی ہے یہ اب قائم رہنی چاہئے۔

سوال حدیث میں جمعہ کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟

جواب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنوں میں بہترین دن جن میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن ھبوطِ آدم ہوا یعنی جنت سے نکلے بھی اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں مسلمان بندہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔

سوال جمعہ میں باقاعدگی کے علاوہ حضور انور نے اور کس چیز کی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ غلط فہمی جو بعض میں ہوتی ہے کہ جمعہ نماز پڑھ لی باقی دیکھی جائے گی اس کی بھی اصلاح ضروری ہے۔حضور انور نے باقی پانچ نمازیں بھی وقت پر باجماعت پڑھنے کی نصیحت فرمائی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز ناپسندیدہ اور بری باتوں سے روکتی رہتی ہے۔

سوال جمعہ کے دن آنحضرت ﷺ نے ہمیں کس کام کا حکم فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔حضور انور نے فرمایا: ہر وقت درود بھیجنا چاہئے اور جمعہ کے دن خاص طور پر۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا حدیث سے کیا استنباط فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ ہر جمعہ کی اہمیت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جمعۃ الوداع میں درود بھیجنے کیلئے نہیں کہا بلکہ ہر جمعہ کی آپؐ نے اہمیت بیان فرمائی۔حضور انور نے فرمایا: یہ نہیں کہا کہ جمعۃ الوداع کے دن جو تم درود بھیجو گے وہ میرے سامنے پیش ہوگا بلکہ ہر جمعہ کے دن جو درود ہے وہ پیش ہوگا۔یہ سب باتیں بتاتی ہیں کہ جمعۃ الوداع کی کوئی اپنی خاص اہمیت نہیں۔کہیں قرآن و حدیث سے اس کا پتہ نہیں لگتا۔یہ سب بعد کی اختراعیں ہیں۔فرمایا جمعہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ہمیشہ جمعہ کی حاضری کو لازمی اور یقینی بنائیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور آنحضرت ﷺ پر درود کی وجہ سے رحمان کے بندے بننے کی کوشش کریں۔

سوال پانچ نمازیں، جمعہ اور رمضان کی آنحضرت ﷺ نے کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک، اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔جب تک کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔

سوال جمعہ ترک کرنے کی آنحضرت ﷺ نے کیا وعید بیان فرمائی؟

جواب حضرت ابو جعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے متواتر تین جمعے جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث سے ہمیں کیا بات سمجھائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا تھا کوئی روایت نہیں ملتی جس سے جمعۃ الوداع کا پتہ لگتا ہو کہ اس کی کوئی خاص اہمیت ہے اس دن پڑھ لو تو بس سب کچھ معاف ہو گیا۔لیکن ہر جمعہ کی اہمیت کا روایت میں بہر حال ذکر ہے۔اب اس روایت میں بھی یہی فرمایا کہ جان بوجھ کر جمعہ چھوڑنے والے کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔اور جن کے دلوں پر مہر لگ جائے وہ دین سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔

سوال جو سال کے بعد صرف عید پڑھتے ہیں اُنکو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو لوگ سال کے بعد جمعہ پڑھتے ہیں یا عید پڑھتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ جمعہ بھی ایک طرح کی عید ہی ہے۔جو عید کو اہمیت دیتے ہیں جمعے کو اہمیت نہیں دیتے اس بارے میں آنحضرت ﷺ نے ایک جمعے کے خطبے میں فرمایا: اَے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا ہے۔اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو۔

سوال جمعہ میں جلدی آنے کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں وہ مسجد میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اس طرح وہ آنے والوں کی فہرست تیار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سننے میں لگ جاتے ہیں۔

سوال جمعہ میں جلدی آنے والوں کا آنحضرت ﷺ نے کیا اجر بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا علقمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمراہ جمعہ کیلئے گیا۔انہوں نے دیکھا کہ ان سے پہلے تین آدمی مسجد پہنچ چکے تھے۔انہوں نے کہا چوتھا میں ہوں۔پھر کہا خیر چوتھا ہونے میں کوئی دوری نہیں۔پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور جمعوں میں آنے کے حساب سے بیٹھے ہوں گے یعنی پہلا، دوسرا، تیسرا پھر انہوں نے کہا چوتھا اور چوتھا بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے کے لحاظ سے کوئی دور نہیں ہے۔

سوال جماعت احمدیہ کا سورہ جمعہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا تعلق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جمعہ پر جلدی آنے کیلئے صحابہ کی کوشش ہوتی تھی اور شوق ہوتا تھا۔احمدیوں کو بھی اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے کیونکہ یہ سورہ جمعہ ہی ہے جس میں آخرین کا، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا پہلوں سے یعنی صحابہ سے ملنے کا ذکر ہے۔تو یہ ملنا تو تبھی ملنا ہوگا جب ہم ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش بھی کر رہے ہوں گے۔پس جیسا کہ میں نے کہا ہے احمدیوں کو جمعہ کی حاضری اور اس کی حفاظت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

سوال جمعہ کی نماز کن لوگوں پر واجب نہیں ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا طارق بن شہابؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے یعنی فرض ہے سوائے چار قسم کے افراد کے یعنی غلام، عورت، بچہ اور مریض۔

سوال خاموشی سے خطبہ سننے کے متعلق آنحضرت ﷺ نے کیا ہدایت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا ایک روایت میں آتا ہے کہ نحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعے کے روز جب امام خطبہ دے رہا ہو اگر تم اپنے قریبی ساتھی کو اگر وہ بول رہا ہے تو اس کو کہو خاموش ہو جاؤ تو تمہارا یہ کہنا بھی لغو فعل ہے۔حضور انور نے فرمایا: بول کے خاموش کروانے کی بھی پابندی ہے۔ہاتھ کے اشارے سے چپ کروانا چاہئے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

جائیگا اُس کو منع نہیں ہے کہ وہ دَوا بھی کرے کیونکہ شاید دوا کے ذریعہ سے اچھا ہونا مقدر ہو۔غرض ایسی کوشش کرنا نہ عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک ممنوع ہے نہ اسلام میں۔(ایضاً صفحہ 117)

مولوی ثناء اللہ حضرت عیسیٰؑ کو کذاب قرار دیتے ہیں پھر اگر مجھے قرار دیں تو کیا تعجب

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اور جس قدر مولوی ثناء اللہ صاحب نے خلاف واقعہ اعتراضات اور جھوٹی قسموں سے موضع مُدّ کے جلسہ میں میری توہین کی ہے وہ تمام میرے شکوے خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور مجھے اِس تکذیب کا کچھ رنج بھی نہیں کیونکہ جبکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی کذاب قرار دیتے ہیں تو اگر مجھے بھی کذاب کہیں تو ان پر کیا افسوس کرنا چاہئے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ خدا کے اِس سوال پر کہ کیا تو نے ہی کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانا کرو عیسیٰ نے جھوٹ بولا یعنی ایسا جواب دیا کہ سراسر جھوٹ تھا کیونکہ اُنہوں نے کہا کہ جب تک مَیں اپنی اُمّت میں تھا تو اُن پر گواہ تھا اور جب تُو نے وفات دے دی تو پھر تو اُن کا رقیب تھا مجھے کیا معلوم کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔اور ظاہر ہے کہ اُس شخص سے زیادہ کون کذاب ہوسکتا ہے جو قیامت کے دن جب عدالت کے تخت پر خدا بیٹھے گا اُس کے سامنے جھوٹ بولے گا۔کیا اِس سے بدتر کوئی اور جھوٹ ہوگا کہ وہ شخص جو قیامت سے دوبارہ پہلے دنیا میں آئے گا اور چالیس برس دنیا میں رہے گا اور نصاریٰ کے ساتھ لڑائیاں کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور تمام نصاریٰ کو مسلمان کر دے گا۔وہی قیامت کو ان تمام واقعات سے انکار کر کے کہے گا کہ مجھے خبر نہیں کہ میرے بعد کیا ہوا۔اور اس طرح پر خدا کے سامنے جھوٹ بولے گا اور ظاہر کرے گا کہ مجھے اس وقت سے نصاریٰ کی حالت اور اُن کے مذہب کی کچھ بھی خبر نہیں جب سے تُو نے مجھے وفات دے دی۔دیکھو یہ کیسا گندہ جھوٹ ہے اور پھر خدا کے سامنے اس طور سے حضرت مسیح کذاب ٹھہرتے ہیں یا نہیں۔قرآن شریف کھولو اور آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کو آخر تک پڑھ جاؤ اور پھر کہو کہ کیا تم نے عیسیٰ علیہ السلام کو کذاب قرار دیا یا نہیں۔(ایضاً صفحہ 125)

ہم ثناء اللہ کو خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ تحقیق کے لئے قادیان آئیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پورے میری بعض پیشگوئیوں کا جھوٹا نکلنا اپنے ہی دِل سے فرض کر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر مسیحیت کے دعویٰ کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو۔اِس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مُدّ میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اس لئے ہم اُن کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اِس تحقیق کے لئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رُو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سَو روپیہ اُن کی نذر کریں گے۔ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا اُن کے گلے میں رہے گا۔اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دیں گے۔اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جاوے۔اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

ثناء اللہ پیشگوئیاں جھوٹی ثابت کریں تو اُنہیں دربدر کی گدائی سے نجات ہوگی نزول المسیح کی ڈیڑھ سو پیشگوئیوں کو جھوٹا ثابت کریں اور پندرہ ہزار لے جائیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی مَیں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے اور دربدر گدائی کرنے سے نجات ہوگی بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت ان کے سامنے پیش کر دیں گے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سو روپیہ دیتے جائیں گے۔اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔پس اگر مَیں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لوں گا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا وہ سب اُن کی نذر ہوگا جس حالت میں دو دو آنہ کے لئے وہ دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مُردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا اُن کے لئے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے اِس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لئے بپابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں، قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اُس لاف و گذاف پر جو اُنہوں نے موضع مُدّ میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ مگر اُنہوں نے بغیر علم اور پوری تحقیق کے عام لوگوں کے سامنے تکذیب کی کیا یہی ایمانداری ہے۔وہ انسان کتوں سے بدتر ہوتا ہے کہ جو بے وجہ بھونکتا ہے اور وہ زندگی لعنتی ہے جو بے شرمی سے گزرتی ہے۔ (ایضاً صفحہ 131)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور انعامی چیلنج قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10551: مَیں شمیمہ بی بی زوجہ مکرم جلال الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن نرگاؤں (وایا: بانکی) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍جنوری 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 30 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 20 گرام، حق مہر -/10,525 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جلال الدین خان　　الامۃ: شمیمہ بی بی　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10552: مَیں امۃ الرؤف بنت مکرم سلیمان خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن نرگاؤں (وایا: بانکی) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍جنوری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیمان خان　　الامۃ: امۃ الرؤف　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10553: مَیں حلیمہ سلیمان بنت مکرم سلیمان خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 14 سال پیدائشی احمدی، ساکن نرگاؤں (وایا: بانکی) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍جنوری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیمان خان　　الامۃ: حلیمہ سلیمان　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10554: مَیں شہناز پروین بنت مکرم اسحٰق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن نرگاؤں (وایا: بانکی) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍جنوری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عاشق خان　　الامۃ: شہناز پروین　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10555: مَیں محمد معین ولد مکرم محمد مجیب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24؍اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت خرچ ماہوار -/17,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد فضل عمر　　العبد: محمد معین　　گواہ: شیخ حبیب

مسل نمبر 10556: مَیں ناجابی بی زوجہ مکرم میر تابار علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوٹ پلا ڈاکخانہ رگڑی پاڑا (بادامبا) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30؍جنوری 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/1200 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ صبغت اللہ　　الامۃ: ناجابی بی　　گواہ: مظفر خان

مسل نمبر 10557: مَیں مظہر الحق ولد مکرم ایجاب الحق صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤسنگ بورڈ کالونی ڈاکخانہ اماپاڑا (جاجپور روڈ) ضلع جاجپور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31؍جنوری 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ وسیم　　العبد: مظہر الحق　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10558: مَیں سکینہ خاتون زوجہ مکرم شیخ علام الدین احمد شاہد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2014، ساکن تاراکوٹ ضلع جاجپور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 ناک کا پھول 1 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 2 تولہ، حق مہر -/47,101 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ علام الدین احمد　　الامۃ: سکینہ خاتون　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10559: مَیں امۃ الحئی زوجہ مکرم آفتاب الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن باروندائی ضلع جاجپور (تھانہ کورائی) صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 3 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/5000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الحفیظ　　الامۃ: امۃ الحئی　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10560: مَیں عقیلہ باسط بنت مکرم شیخ عبد الباسط صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن قاضی محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبد الباسط　　الامۃ: عقیلہ باسط　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10561: مَیں محمود خان ولد مکرم غنی اللہ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17؍فروری 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سرکاری گوچر زمین میں پانچ کمروں اور ایک ڈائنگ ہال پر مشتمل ایک مکان (زمین خاکسار کے نام نہیں ہے)، 1 ایکڑ کھیتی زمین موضع دبیہ ہرساد۔ میرا گزارہ آمد از پنشن

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

ماہوار -/18,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور خان　　العبد: محمود خان　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10562: مَیں زبیدہ بیگم زوجہ مکرم محمود خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 چین 15 گرام، 1 چین 10 گرام، 1 جوڑی بالیاں 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 1 جوڑی پازیب 20 گرام، حق مہر -/12500 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود خان　　الامۃ: زبیدہ بیگم　　گواہ: ادریس خان

مسل نمبر 10563: مَیں سوہانہ پروین زوجہ مکرم شیخ نور صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 8 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/55,550 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خضر حیات خان　　الامۃ: سوہانہ پروین　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10564: مَیں شمیمہ بیگم زوجہ مکرم شیخ سیف الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد (ناصر آباد) ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی 5 تولہ، حق مہر -/50,550 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خضر حیات خان　　الامۃ: شمیمہ بیگم　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10565: مَیں نصرت جہاں بیگم زوجہ مکرم شیخ ظہور صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد (ناصر آباد) ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 25 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 30 تولہ، حق مہر -/50,550 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خضر حیات خان　　الامۃ: نصرت جہاں بیگم　　گواہ: ناصر احمد زاہد

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار دوست مت بناؤ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ (نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 408)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

ادائیگی صدقۃ الفطر

الحمدللہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپریل کے پہلے عشرہ سے شروع ہو رہا ہے۔ اسلام میں فطرانہ کی ادائیگی کیلئے ایک صاع یعنی قریباً 2 کلو 750 گرام غلہ کی شرح مقرر ہے۔ احباب جماعت پوری شرح کے ساتھ رمضان المبارک کے پہلے یا دوسرے عشرہ کے اندر اندر ہی صدقۃ الفطر کی ادائیگی کی کوشش کریں۔ چونکہ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں غلہ (گندم، چاول) کی قیمت مختلف ہے اس لئے اپنی مقامی قیمت کے مطابق مقررہ شرح (2 کلو 750 گرام غلہ) کے مطابق فطرانہ کی رقم کی ادائیگی کریں۔ پنجاب کیلئے امسال صدقۃ الفطر کی رقم مبلغ چھپن روپئے (Rs.56/-) مقرر کی گئی ہے۔

مقامی جماعت میں غرباء و مستحقین موجود ہونے کی صورت میں صدقۃ الفطر کی مجموعی رقم میں سے نوے فیصد تک کی رقم مجلس عاملہ کے مشورہ اور فیصلہ کے بعد تقسیم کی جا سکتی ہے بقیہ رقم مرکز میں جمع کروانی ہوگی۔ جس جماعت میں غرباء و مستحقین نہ ہوں اس جماعت کی وصول شدہ جملہ رقوم صدر انجمن احمدیہ کے جماعتی اکاؤنٹ میں آنی چاہئے۔

واضح ہو کہ فطرانہ کی رقم مساجد وغیرہ کی ضرورت پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

آیا خدا کا سایا رمضاں کی شکل میں ☆ رحمت کا ابر چھایا رمضاں کی شکل میں

(نصر الحق نصر نیپالی)

آیا خدا کا سایا رمضاں کی شکل میں
رحمت کا ابر چھایا رمضاں کی شکل میں

اس ماہ میں اللہ نے نازل کیا قرآن
انسانیت پہ ہے بڑا اللہ کا احسان

فرمان ہے اللہ کا رمضاں کے واسطے
غمخوار و دردمند ہو انساں کے واسطے

پابند سلاسل کئے جاتے ہیں شیاطین
جنت کے در بھی کھلتے ہیں برائے مومنین

رمضان میں ہے ساری عبادت کا مزہ اور
اس ماہ میں ہے قرآں کی تلاوت کا مزہ اور

وقت سحر نوافل وسحری کی ہے بہار
افطار کی لذت کا بھی ہوتا ہے انتظار

مومن وہ خوش نصیب ہے جس کو ملے رمضان
اپنی وہ مغفرت کا جو کرلیتا ہے سامان

گنتی کے چند روز ہیں ہم شوق سے رکھیں
روزہ خدا کے واسطے ہے ذوق سے رکھیں

اجر عظیم دیگا خدا سوچ سے زیادہ
دیدار سے نوازیگا وہ ہے یہی وعدہ

آتا ہے خدا آسمانِ دنیا پر اس میں
یعنی وہ اپنے بندوں سے ہے قریب تر اس میں

سنت کا اجر فرض کی مانند ہے اس میں
اک فرض کا ستر کے برابر بھی ہے جس میں

وہ ماہ مبارک ہے یہ رمضاں کا مہینہ
جل جاتی ہے جس میں بدی، نیکی کا ہے زینہ

آتی ہے ایک رات بھی اس ماہ مبیں میں
خیر من الف شھر ہے جو دین متیں میں

ہو جائے جسے عمر میں اک رات میسر
دارین میں ہیں خیر کے لمحات میسر

اس ماہ میں ہم نیکیاں کثرت سے کرسکیں
اللہ کرے سب جھولیاں رحمت سے بھر سکیں

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 14 - April - 2022 Issue. 15

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اس رمضان کو اپنی مقبول دعاؤں کا ذریعہ بنالیں

اللہ تعالیٰ قبولیت دعا کے نظارے ہمیں دیکھنے والا بنادے اور یہ حالت ہمیشہ قائم رہنے والی ہو، رمضان میں بھی اور رمضان کے بعد بھی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8/اپریل 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ اس آیت کا ترجمہ ہے: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کے مہینے سے ہم گزر رہے ہیں۔ یہ مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں خاص رحمت سے دعاؤں کو قبول کرنے کا اعلان فرمادیا ہے۔ اپنے فیض خاص کا چشمہ جاری فرمادیا ہے کیونکہ اس میں انسان اپنا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتا ہے۔ حتی کہ کھانا پینا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور ایک مقررہ وقت میں کرتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنت کے دروازے اس مہینے میں کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس مہینے میں شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان ہمارے لئے مہیا فرمادیتا ہے جس میں ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا سامان کرسکتے ہیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہوگی کہ ایسے حالات اللہ تعالیٰ کی طرف سے میسر آنے کے بعد بھی ہم اس سے فیض نہ پاسکیں۔

اور پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ روزے دار کی جزا میں خود ہو جاتا ہے۔ کتنی بڑی خوشخبری ہے۔ پس ہمیں اس سے فیض پانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جنت کے دروازے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کھولے ہیں ان میں ہر دروازے سے داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس بات کے نیچے آنے والے بن جائیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے تمہارے بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اگر تم نے صبح سحری کھا لی اور شام کو افطاری کھا لی اور رات اور دن میں جو نیکیاں کرنے کی تم سے توقع کی جاتی تھی وہ نہ کی تو یہ بھوکا پیاسا رہنا سارا دن کچھ کھانا پینا نہ کرنا نہ تمہیں کوئی فائدہ دے گا نہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے اس بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی غرض ہے۔ یہ پیغام ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملا۔ پس ہمیں اس روح کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی ضرورت ہے جو رمضان کا مقصد ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کے طریق بیان فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی اس طرح فرمایا کہ جب میرے بندے اَے رسول تجھ سے سوال کریں اور پوچھیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے ایک عاشق کی طرح بے چین ہو کر سوال کریں اللہ تعالیٰ کو پانے کیلئے بے چینی کا اظہار کریں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان سے کہہ دو گھبراؤ نہیں، تمہارے قریب ہی ہوں میں۔ پس پہلی شرط تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پانے کیلئے اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے کی لگا دی۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کا بندہ بننے کا حق ادا کرنے والا بن جائے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کی پکار بھی سنتا ہوں اس کے شیطان کو جکڑ دیتا ہوں۔ جب بھی شیطان حملہ آور ہو میں مدد کیلئے آجاتا ہوں۔ صرف سال کا ایک مہینہ نہیں جو رمضان کا مہینہ ہے بلکہ ہمیشہ شیطان کے حملے سے ایسے شخص کو بچاؤں گا بشرطیکہ میری بندگی کا حق ادا کرو میرے حکموں کو مستقل مانو۔

دعا کیلئے کوشش اور جد وجہد اور اسباب کو اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے ہیں۔ فرمایا پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد پہ اپنے اعمال پہ نظر کرے کیونکہ خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کردیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ اس مقام پر ذرا غور کریں جو یہ کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔ پس قبولیت دعا کیلئے اور اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان دعا کرنے سے پہلے اپنے عمل کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے اور ان بندوں میں شامل ہو جن کے ایمان غیر متزلزل ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میرے راستے پر چلنے کیلئے کوشش کرنے والوں کو میں اپنا راستہ دکھا دیتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستے دکھاتے ہیں۔ پس یہ رمضان کا مہینہ خاص طور پر اس جہاد کا مہینہ ہے۔ اس میں ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے ایک جہاد کرنا چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے ان بندوں میں شامل ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کے عباد میں شامل ہیں ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جن کے اللہ تعالیٰ قریب ہے۔ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے لوگ ہیں۔ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جن کو اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر کامل ایمان اور یقین ہے۔ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو حقیقی ہدایت یافتہ ہیں۔ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جن کا شیطان ہمیشہ کے لئے جکڑا جاتا ہے لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے ظاہر ہے اس کیلئے پہلے ہمیں جہاد کی ضرورت ہے۔ اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنانے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: انسان کے دل پر کئی قسم کی حالتیں وارد ہوتی رہتی ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ سعید روحوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی اور نیکی کی قوت بطور موہبت عطا فرماتا ہے۔ پھر اس کی نظر میں وہ سب باتیں مکروہ ہو جاتی ہیں جو خدا تعالیٰ کی نظر میں مکروہ ہوتی ہیں اور وہ سب راہیں پیاری ہو جاتی ہیں جو خدا تعالیٰ کو پیاری ہوتی ہیں۔ تب اس کو ایک ایسی طاقت ملتی ہے جس کے بعد ضعف نہیں اور ایک ایسا جوش عطا ہوتا ہے جسکے بعد کسل نہیں اور ایسی تقوی دی جاتی ہے کہ جسکے بعد معصیت نہیں اور رب کریم ایسا راضی ہو جاتا ہے کہ جسکے بعد خطا نہیں۔ مگر یہ نعمت دیر کے بعد عطا ہوتی ہے۔ اول اول انسان اپنی کمزوریوں سے بہت سی ٹھوکریں کھاتا ہے اور اصل کی طرف گر جاتا ہے مگر آخر اس کو صادق پا کر طاقتِ بالا کھینچ لیتی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جل شانہ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: اللہ فرماتا ہے کہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے۔ اور ادھر یہ دعا بھی سکھادی ہمیں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ دعا بھی ضروری ہے اور سورۃ فاتحہ پڑھتے وقت بار بار پڑھنی چاہئے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ قادیان کا کسی نے ایک واقعہ بیان کیا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک صحابی مسجد مبارک کے ایک کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ بڑی خشیت طاری تھی اور دیر تک ہاتھ باندھ کھڑے تھے۔ بیان کرنے والے کہتے ہیں مجھے تجسس پیدا ہوا کہ دیکھوں کیا پڑھ رہے ہیں کیونکہ ہلکی ہلکی آواز بھی آ رہی تھی۔ تو قریب جاکے دیکھا تو بار بار وہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کو ہی دہراتے چلے جا رہے تھے اور رقت طاری تھی۔ تو یہ وہ دعا ہے جو انسان کو اپنی ہدایت کیلئے بہت پڑھنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جو لوگ خدا تعالیٰ میں ہو کر خدا کے پانے کے واسطے تڑپ اور گدازش سے کوشش کرتے ہیں ان کی محنت اور کوشش ضائع نہیں جاتی اور ضرور ان کی رہبری اور ہدایت کی جاتی ہے۔ جو کوئی صدق اور خلوص نیت سے خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے خدا اس کی طرف رہنمائی کے واسطے بڑھتا ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ تدبر کرے اور حق طلبی کی سچی تڑپ اور پیاس اپنے اندر پیدا کرے۔ معلومات کے وسیع کرنے کی جو سبیل اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے ان پر کاربند ہو۔ خدا بھی بے نیاز ہو جاتا ہے اس شخص سے جو خدا سے لاپرواہی کرتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے والذین جاھدوا فینا۔ میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا دوائی کھاتا مسہل لیتا خون نکلواتا ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدے کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجالاؤ۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رمضان کو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق جوڑنے والا بنادے۔ اس کی باتوں پر عمل کرنے والا بنادے۔ اس پر کامل ایمان لانے والا بنا دے۔ قبولیت دعا کے نظارے ہمیں دیکھنے والا بنادے اور یہ حالت ہمیشہ قائم رہنے والی ہو، رمضان میں بھی اور رمضان کے بعد بھی ہم اللہ تعالیٰ کا خالص عبد بننے کا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ایسے راستے دکھائے جن سے ہم کبھی بھٹکنے والے نہ ہوں اور ہمیشہ اسکی پیار کی نظر ہم پر پڑی رہے۔ ہم زمانے کے امام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مخالفین اور دشمنوں کے شر سے ہمیشہ ہمیں محفوظ رکھے۔ ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے دشمنوں کے شر ان پر الٹائے۔ جماعت کی ترقی کے سامان ہمیشہ پیدا فرماتا رہے۔ پس اس رمضان کو اپنی مقبول دعاؤں کا ذریعہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دنیا کے حالات کیلئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہ کاریوں سے بچائے اور ان کو عقل دے کہ یہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے ہوں۔

فرمایا: نماز جمعہ کے بعد میں ایم.ٹی.اے کی ایک ویب سائٹ کا بھی اجرا کروں گا جس میں تین سو تیرہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق میرے خطبات جمعہ کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ ہر صحابی کے متعلق سوال وجواب کا ایک کوئز موجود ہے۔ ویب سائٹ پر متعلقہ مفید نقشے بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ ناموں اور مشکل الفاظ کا عربی تلفظ بھی سنا جاسکتا ہے۔ اب تک کی اپلوڈ کی گئی معلومات کے علاوہ آئندہ آنے والی نئی معلومات اور ویڈیوز بھی ہر ہفتے اس میں جاری کی جائیں گی۔ نماز کے بعد میں اس کا اجرا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی لوگوں کیلئے فائدے کا موجب بنائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad